صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المارک مورخہ 06 مئی 2016ء بمطابق 28 رجب 1437 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًاO فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًاO وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًاO وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًاO إِنَّ هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًاO نَّحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ۖ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًاO إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًاO وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًاO يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا۔

(ترجمہ): اے محمد (ﷺ) ہم نے تم پر قرآن آہستہ آہستہ نازل کیا ہے۔ تو اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق صبر کئے رہو اور ان لوگوں میں سے کسی بد عمل اور ناشکرے کا کہنا مانو۔ اور صبح و شام اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو۔ اور رات کو بڑی رات تک سجدے کرو اور اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔ یہ لوگ دنیا کو دوست رکھتے ہیں اور (قیامت کے) بھاری دن کو پس پشت چھوڑے دیتے ہیں۔ ہم نے ان کو پیدا کیا اور ان کے مقابل کو مضبوط بنایا۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کے بدلے ان ہی کی طرح اور لوگ لے آئیں۔ یہ تو نصیحت ہے۔ جو چاہے اپنے پروردگار کی طرف پہنچنے کا رستہ اختیار کرے۔ اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر جو خدا کو منظور ہو۔ بے شک خدا جاننے والا حکمت والا ہے۔ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور ظالموں کیلئے اس نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Madam Deputy Speaker: We will start with Questions / Answers. I will give time to each and everyone but after the Questions / Answers, please. Question No. 1.

سرداراورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر صاحبہ!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Questions / Answers کے بعد پلیز، نلوٹھاصاحب، محترمہ آمنہ سردار صاحبہ، Lapsed۔

محترمہ آمنہ سردار: سپیکر صاحبہ! میں کھڑی ہوں۔

Madam Deputy Speaker: I am sorry; I am sorry, okay, carry on.

محترمہ آمنہ سردار: (قہقہہ) شکریہ جناب سپیکر۔ میڈم! یہ میرا بڑاپرانا سوال ہے اور کئی بار یہ-----

Madam Deputy Speaker: Can you please, یہ کوئسچن نمبر ذرا Read کرلیں۔

Ms: Aamna Sardar: Question number 2391.

Madam Deputy Speaker: Yah, okay.

Ms: Aamna Sardar: 2391.

Madam Deputy Speaker: Yes.

* 2391 _ محترمہ آمنہ سردار: کیاوزیر کھیل وسیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے محکمہ میں بھرتیاں کی ہیں;

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہوتو سال 2014 سے تاحال محکمہ میں کتنے لوگوں کو بمعہ تخلیقی ونگ کی کن کن آسامیوں پر بھرتی کیا گیاہیں، بھرتی شدہ لوگوں کے نام، پتہ، ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے، نیزان کیلئے کیاطریقہ کاراختیار کیاگیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان(وزیر کھیل وثقافت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ سیاحت میں سال 2014 میں بھرتیاں کی گئی ہیں۔

(ب) محکمہ سیاحت میں سال 2014 میں جو بھرتیاں کی گئی ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	آسامی	نام	ڈومیسائل

1	اکاؤنٹ آفیسر (BPS-17)	عثمان نسیم	پشاور
2	پلاننگ آفیسر (BPS-17)	ارباب حسنین	نوشہرہ
3	انفارمیشن آفیسر (BPS-17)	ضم بشیر	چارسدہ
4	کمپیوٹر آپریٹر (BPS-14)	بلال احمد	پشاور
5	کمپیوٹر آپریٹر (BPS-14)	نعمان اللہ	کوہاٹ
6	کمپیوٹر آپریٹر (BPS-14)	محمد یاسر	کوہاٹ
7	کمپیوٹر آپریٹر (BPS-14)	محمد عمیر خان	کوہاٹ
8	کمپیوٹر آپریٹر (BPS-14)	محمد ذیشان	چارسدہ
9	اسسٹنٹ پلاننگ آفیسر (PBS-16)	افراسیاب خٹک	کوہاٹ
10	اسسٹنٹ ٹورازم آفیسر (PBS-16)	حسینہ شوکت	پشاور
11	ٹورسٹ گائیڈ (BPS-14)	شہزاد	چترال
12	نائب قاصد (BPS-1)	محمد رفیع	پشاور

محکمہ سیاحت میں جو بھرتیاں کی گئی ہیں، ان میں سیریل نمبر 1 تا 8 کی پوسٹیں باقاعدہ طور پر روزنامہ مشرق میں 8 اگست 2014 کو مشتہر کی گئی ہیں جبکہ سیریل نمبر 9 تا 12 مشتہر نہیں کی گئی ہیں۔

کریٹیو ونگ میں جو بھرتیاں کی گئیں، ان میں موجودہ سٹاف کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	آسامی	ڈومیسائل
1	ڈاکٹر علی جان	ٹورازم ایڈوائزر	پشاور
2	راشد علی جدون	جونیئر گرافکس ڈیزائنر	ایبٹ آباد
3	زرمینہ وحید	اسسٹنٹ کوآرڈینیٹر	چارسدہ
4	آصف بشیر	کوآرڈینیٹر سوشل میڈیا	پشاور
5	عدیل احمد شاہ	ایونٹ کوآرڈینیٹر	پشاور
6	شہاب درانی	پبلک ریلیشن آفیسر	پشاور

7	ذیشان قیوم	مارکیٹنگ کوآرڈینیٹر	پشاور

اسکے علاوہ جو بقیہ تفصیل ہے، وہ ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

محترمہ آمنہ سردار: آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے محکمے میں بھرتیاں کی ہیں، یہ کھیل سے Related ہے اور میڈم! اس میں اگر اگلے پیج پر ہم چلے جائیں، یہ میم! میرا بہت پرانا سوال ہے اور اس میں جو بھی تفصیلات مہیا کی گئی ہیں، کچھ ان تفصیلات سے میں مطمئن نہیں ہوں تو میری یہی Recommendations ہوں گی کہ اگر ہم اس کو اسمبلی کمیٹی کو ریفر کردیں کیونکہ اس میں کچھ بے ضابطگیاں بھی ہوئی ہیں آگے اس سے Interrelated Question ہے، وہ جب آئے گا تو اس میں دیکھ لیں گے کہ کہاں پر بے ضابطگیاں ہوئی ہیں؟

Madam Deputy Speaker: Let's see, (Interuption) what Mehmood Khan Sahib?.

وزیر کھیل و ثقافت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه، میډم سپیکر۔ دا کوم سوال چې دوئ تپوس کړے دے، د هغې ورته محکمې پورا وضاحت ورکړے دے چې کوم سړے په کوم پوسټ باندې بهرتی شوے دے، د هغه نوم، د هغه ډومیسائل، د هغه هر څه ورسره ورکړې شوی دی۔۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: اردو میں بولیں۔

وزیر کھیل و ثقافت: اچھا، اس طرح ہے میڈم سپیکر! جو بی بی نے سوال کیا ہے، اس کے مطابق ان کو جواب دیا گیا ہے، مفصل سارا ڈیٹا اس جواب میں موجود ہے۔ اگر میڈم کو پھر کچھ تحفظات ہیں تو آئیں ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں، ہم ان کے تحفظات دور کر لیں گے۔ باقی یہ کوئسچن کمیٹی کی طرف میرے خیال میں اس کی ضرورت نہیں رہے گی کہ یہ سٹینڈنگ کمیٹی میں چلا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھ کے ڈسکس کر لیں۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم! میں یقیناً ڈسکس بھی کر لوں گی لیکن اگلا کوئسچن اگر میرا لے لیں تو یہ Inter related Questions ہیں اور اگر یہ بھی آجائے گا تو وہ پھر ذرا آسانی ہو جائے گی اس بات کی وضاحت کرنے میں۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: You want to carry on for the next Question?

Ms: Aamna Sardar: Ji.
Madam Deputy Speaker: Okay.

محترمہ آمنہ سردار: جی میم! اس میں یہ ہے کہ میں نے پوچھا کہ کن کن آسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے 2014 سے بمعہ تخلیقی ونگ کے، اور اس میں کچھ پائی جاتی ہیں، اگر آپ یہ جو ٹیبل بنا ہوا ہے، اس کو اگر آپ دیکھیں تو اس میں پہلی چار جو پوسٹیں ہیں، پہلی تین، یہ گریڈ 16 کے جو اختیارات ہوتے ہیں، یہ گریڈ 17 کے، یہ کیوں اور کس Basis پر ان کو بھرتی کیا گیا ہے؟ یہ جو چار علیحدہ سے بی پی ایس 17 کی جو ہیں، گریڈ 16 تک پراونشل گورنمنٹ کے اختیارات ہوتے ہیں، بالکل، پراونشل کے اور گریڈ 17 تک ان کو کیوں اور کس طرح بھرتی کیا گیا ہے؟ گریڈ 17 کو اس طریقے سے بھرتی نہیں کیا جاتا، اس کا مجھے جواب دے دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یس، منسٹر صاحب۔

وزیر کھیل و ثقافت: میڈم سپیکر، یہ سوال جو بی بی نے کیا ہے، یہ ٹورازم کارپوریشن کے حوالے سے ہے، سیاحت کا جو محکمہ ہے، اس کے حوالے سے ہے۔ ایک تو میں یہ Explain کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ایک کارپوریشن ہے، اس کا یہ طریقہ کار نہیں ہوتا ہے جس طرح دوسرے محکموں کا ہوتا ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے تھرو یہ 17 اور 16 کی پوسٹیں ہوتی ہیں، اس طرح کا طریقہ کار ٹورازم کارپوریشن کا نہیں ہوتا ہے۔ اس کا اپنا ایک ہے لیکن اس پر کچھ جو میڈم نے سوال کیا تھا، اس کے Answer کے مطابق آخر میں کچھ پوسٹیں اس طرح ہیں، انہوں نے خود لکھا ہوا ہے، ڈیپارٹمنٹ نے اور وہ ڈیپارٹمنٹ میرے ساتھ نہیں ہے، وہ عبدالمنعم کا ہے، ٹورازم ڈیپارٹمنٹ، لیکن اس کے حوالے سے میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ جو پوسٹیں اس میں ایڈورٹائز ہوئی ہیں، Properly اس میں دیا گیا ہے کہ فلاں اخبار، فلاں Date کو وہ پوسٹیں ایڈورٹائز ہو چکی تھیں تو اس کے مطابق ان کا اپنا ایک طریقہ کار ہوتا ہے، میرٹ کے لحاظ سے انہوں نے کی ہوں گی لیکن اس میں کچھ پوسٹیں ہیں کہ انہوں نے بغیر ایڈورٹائزمنٹ کے کی ہوئی ہیں، اگر اسمبلی چاہتی ہے تو اس کو ہم ختم کر لیں گے، ڈیپارٹمنٹ Agree ہے، اس کو دوبارہ ری ایڈورٹائز کر دیا جائے گا، یہ ہمارے وقت میں نہیں ہوا ہے، چونکہ مجھے تو ایک دو مہینے ہو گئے ہیں کہ محکمہ ملا ہے، تو اگر اس پر اعتراض ہے جو بغیر ایڈورٹائزمنٹ کے ہوئی ہیں تو اس کو ہم دوبارہ ری ایڈورٹائز کر لیں گے اور میرٹ کے مطابق پر کر لیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آمنہ بی بی۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔ میں نے پہلے تین پوسٹوں کے بارے میں پوچھا ہے کہ بی پی ایس 17 کی جو ہیں، بی پی ایس 17 کی، وہ کیوں اور کس طرح بھرتی کئے گئے ہیں؟ انہوں نے مجھے، سیکنڈ پارٹ میں اگر ہم چلے جائیں تو جواب انہوں نے مجھے اس کا دیا ہوا ہے، اس جواب کا تو ابھی میں نے سوال ہی نہیں اٹھایا، میں نے تو ابھی صرف ان تین بھرتیوں کا سوال اٹھایا ہے جو بی پی ایس 17 کے تحت ہوئی ہیں، تو میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ یہ کس تحت ہوئی ہیں؟ ان کا یہ طریقہ نہیں بنتا جس طریقے کے تحت یہاں پر بھرتی کئے گئے ہیں اور دوسرا ہے، جو انہوں نے بتایا ہے کہ جی ہم نے ایڈورٹائز کے بغیر خود لکھا ہوا ہے، محکمہ کی طرف سے جواب ہے کہ جی محکمہ سیاحت میں جو بھرتیاں کی گئی ہیں، ان میں سیریل نمبر 1 تا 8 کی پوسٹیں باقاعدہ طور پر روزنامہ مشرق میں آٹھ اگست 2014 کو مشتہر کی گئی ہیں جبکہ سیریل نمبر 9 تا 12 مشتہر نہیں کی گئیں، یعنی خود ہی یہ بتا رہے ہیں کہ ایڈورٹائز ہی نہیں کی گئیں۔ میرا کوئسچن پہلے پچھلا تھا تو بی پی ایس 17 جو ہے، وہ اس طریقہ کار سے ان کی ریکروٹمنٹ یہاں پر نہیں ہو سکتی، اس کو کس طریقہ کار کے تحت بھرتی کیا گیا ہے؟ میرا سوال یہ تھا۔ جواب انہوں نے مجھے دیا ہوا ہے ایڈورٹائزمنٹ کے اوپر، وہ میں نے سوال ابھی تک اٹھایا ہی نہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یس، منسٹر صاحب۔

وزیر کھیل و ثقافت: میڈم سپیکر! میں نے میڈم کو بتایا ہے کہ ایک سے لیکر جو انہوں نے جواب دیا ہے، کہ ایک سے لیکر آٹھ تک کی پوسٹیں باقاعدہ طور پر روزنامہ مشرق میں 8 اگست 2014 کو مشتہر کی گئی ہیں جبکہ سیریل نمبر 9 تا 12، یہ مشتہر نہیں کی گئی ہیں، تو میں نے ان سے کہا ہے کہ اگر اس پر اعتراض ہے تو یہ دوبارہ اس کو 'ری ایڈورٹائز' کیا جائے گا، محکمے نے کیا ہے اور یہ جو باقی جو یہ 17 کی کہہ رہی ہیں کہ یہ بی پی ایس 17، یہ کیوں ڈائریکٹ، میں نے Already کہا ہے کہ یہ ٹورازم کارپوریشن ہے، اس کا طریقہ کار اور ان کے بھرتی کا طریقہ کار Different ہے، یہ پبلک سروس کمیشن کے تھرو نہیں ہو سکتی، یہ ڈائریکٹ اس فیلڈ سے Related جتنے بھی بندے آ جاتے ہیں، ان کا ایک پروفائل ہوتا ہے، اس کے مطابق ان کو بھرتی کیا جاتا ہے۔ ان کا Properly بورڈ ہے جس کا چیئرمین، چونکہ اس محکمے کا سپیشل اسسٹنٹ عبدالمنعم خان ہیں، یہ

وزیر اعلیٰ صاحب اس کو چیئر کرتا ہے محکمہ سیاحت کو، لیکن As a Minister میں میڈم کو صرف وضاحت دینا چاہتا ہوں کہ یہ ٹورازم کارپوریشن ہے، یہ اس کی پوسٹیں پبلک سروس کمیشن کے تھرو نہیں ہوتیں جس طرح باقی محکموں کی ہوتی ہیں تو میری میڈم سے یہ درخواست ہے،ان کا اپنا ایک طریقہ کار ہے، اس کے مطابق ہوتی ہیں، اگر اس طریقہ کار پر اس کو اعتراض ہے تو یہ تو بہت بڑا وہ ہے، پھر دوبارہ اس کو گورنمنٹ کے حوالے کیا جائے گا، یہ تو کارپوریشن ہے، تو میں میڈم کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ 17Directly ہو سکتا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آمنہ بی بی! منسٹر صاحب جو Explain کر رہے ہیں، کہتے ہیں کہ The way like Tariq e kar (Procedure) is different in this Corporation as compared to the government department(s); what you are saying?

محترمہ آمنہ سردار: میڈم! میں چاہوں گی کہ مجھے اس پر محکمے کی طرف سے بریفنگ ملے کیونکہ اس چیز کی سمجھ نہیں آرہی ہے اور جب تک مجھے ایک چیز کی سمجھ نہیں آرہی تو میں شاید اس کو کھلے دل سے تسلیم نہیں کروں گی، تو مجھے، یا میں ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کروں گی۔

Minister for Sports: Agreed.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بھیج دیں؟

Minister Sahib is saying that it should be sent to the Standing Committee.

وزیر کھیل و ثقافت: نہ نہ، سٹینڈنگ کمیٹی نہیں، ہم اس کو باقاعدہ بریفنگ دے دیں گے، اگر یہ مطمئن نہ ہو سکی تو دوبارہ آجائیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے آمنہ بی بی! یہ کرلیں گے۔ نیکسٹ کوسچن۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر، سپلیمنٹری۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اس سے Related ہے؟

محترمہ آمنہ سردار: جی میم، یہ جوڈیٹیل ہے، میڈم! یہ کوسچن ہے-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آمنہ بی بی! نلوٹھا صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں آپ کی ہیلپ کیلئے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر، یہ بغیر ایڈورٹائزمنٹ کے بھرتی ہوئے ہیں، یہ تو Illegal بھرتی ہوئے تھے، پوچھنے والا تو کوئی نہیں تھا، اب میں یہ چاہتا ہوں میڈم سپیکر صاحبہ! اس کو اسمبلی کمیٹی میں ریفر کیا جائے تاکہ وہاں پر اس کی انکوائری، اور کلاس فور اگر بغیر ایڈورٹائز کے بھرتی نہیں ہو سکتا تو اتنی بڑی پوسٹوں پر لوگوں کو ایڈورٹائزمنٹ کے بغیر بھرتی کر دیا گیا ہے، کوئی پوچھنے والا ہی نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Already مؤور نے Agree کر دیا ہے کہ ہم اس کو Vetting کیلئے بھیجیں گے، موؤر نے۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: جی سر، سر! کمیٹی کو ہی ریفر کریں کیونکہ بریفنگ بھی مجھے دیں گے، وہ بھی یہی بات وہاں پر بھی ہو گی۔ بہتر یہ ہے کہ اس کو اگر ہم کمیٹی کو ریفر کر دیں تو مجھے بھی ساری ڈیٹیلز مل جائیں گی اور ان کو بھی آسانی ہو جائے گی۔

Madam Deputy Speaker: Just one minute, one minute, Amna Bibi, like you said in the beginning that, okay, you will send it for vetting, okay.

Ms: Aamna Sardar: Madam! I wanted to say that send it to the Committee because. میں بھی یہی بات نلوٹھا صاحب کی بات کو سیکنڈ کرتے ہوئے کہ یہ مجھے بریفنگ دیں گے بھی، تو اس میں یہی بات ہو گی، میرا یہی مطلب تھا کہ اس کو کمیٹی کو دیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! منسٹر صاحب۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم! یہ بہت پرانا سوال ہے۔۔۔۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: نلوٹھا صاحب، آپ Dictate کر رہے ہیں نلوٹھا صاحب! آپ ان کو Dictate کر رہے ہیں۔

وزیر کھیل و ثقافت: نلوٹھا صاحب! بتاتا ہوں آپ کو، آپ کو بتاتا ہوں، آپ ذرا آرام سے بیٹھ جائیں،

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب! منسٹر صاحب کو سنیں۔

وزیر کھیل و ثقافت: تحمل سے میری بات کو سن لیں، آپ میرے بڑے ہیں، آپ آرام سے، میں بتاتا ہوں نا آپ کو، نہیں، بتاتا ہوں آپ کو، آپ آرام سے بیٹھ جائیں، تحمل سے میری بات سن لیں۔ میڈم سپیکر! نلوٹھا صاحب۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یس، منسٹر۔

وزیر کھیل و ثقافت: میڈم سپیکر! نلوٹھا صاحب ہمارے محترم ہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے، میں نے تو ان کی بات سن لی بڑے تحمل سے، یہ جو باقی پوسٹیں ہیں، چونکہ مجھے ڈیپارٹمنٹ دو مہینے ہو گئے کہ مجھے ملا ہے، یہ میرے دور کی بھرتی نہیں ہے، یہ جو آپ لوگ کہہ رہے ہیں کہ جو بغیر ایڈورٹائزمنٹ بھرتی ہوئے ہیں، ان کو ہم ختم کر لیں گے، دوبارہ جو Through proper channel ہے، ایڈورٹائزمنٹ کے Through وہ دوبارہ ہم کر لیں گے، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ باقی اگر میڈم چاہتی ہیں تو ہم اس کو دوبارہ Separately briefing دے سکتے ہیں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے، اگر وہ مطمئن ہو گئیں تو ٹھیک ہے، نہیں ہے تو دوبارہ کوئسچن لے آئے گی، پھر اس کو دوبارہ کمیٹی میں بھیج دیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آمنہ بی بی۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم! یہ کوئسچن تقریباً آٹھ نو مہینے سے چل رہا ہے، ابھی تک اس کا کوئی جواب مجھے نہیں ملا۔ جب بھی میں کھڑی ہوتی ہوں کہ بات کرتی ہوں تو آگے سے یا تو ہوتا ہی نہیں ہے، لیپس ہو جاتا ہے اور یا پینڈنگ ہو جاتا ہے۔ میری ریکویسٹ ہے کہ ابھی اس کوئسچن کو بہتر طریقے سے زیر غور لایا جائے، اسے کمیٹی کو ریفر کیا جائے تاکہ ہمیں بھی آسانی ہو، پتہ چلے کہ کیا ہو رہا ہے؟ اور یہ جو ہے میم! یہ تو کسی کی روزی پر لات مارنے والی بات ہے کہ جی آپ نے پہلے ریکروٹمنٹ انکی کی اور اب آپ ان کو ہٹا رہے ہیں Jobs سے، یہ ایک غلط، ہم بیٹھ کے دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہ کیوں ایسے ہوا؟ ایک غلط طریقہ کار سے ہوا تو کیوں ہوا؟ بغیر مشتہر کئے ہوئے تو کیوں ہوا؟ ہمیں تو اس بات کا اعتراض ہے، ہمیں اس بات پر نہیں ہے کہ ابھی ان کی روزی پر لات ماردی جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: That's off. Let's see اگر منسٹر صاحب نہ Satisfy کریں، پھر میں آپ کو ٹائم دے دوں گی۔ تو منسٹر صاحب۔

وزیر کھیل و ثقافت: میڈم سپیکر! میں Agree نہیں ہوں ان کے ساتھ، سٹینڈنگ کمیٹی کیلئے Agree نہیں ہوں۔ یہ کوئسچن جو ہے نا یہ کہتے ہیں کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں چلا جائے، میں Agree نہیں ہوں، ووٹنگ کر لیں پہلے۔

Madam Deputy Speaker: Not agreed, Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: منسٹر صاحب بہت اچھے اور شریف آدمی ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میرے دو مہینے ہوئے ہیں، میں ابھی اس محکمے میں آیا ہوں، تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس محکمے کے کتنے مہینے ہوئے ہیں، کیا محکمے کے بھی دو مہینے ہوئے ہیں؟ اور منسٹر صاحب! یہ تو آپ کی، یہ تو جناب سپیکر صاحبہ! منسٹر صاحب کی معاونت کیلئے ہم کو نسچن لاتے ہیں کہ محکمے کے اندر کوئی بھی غیر قانونی کام ہو رہا ہے تو منسٹر صاحب کے نوٹس میں لاتے ہیں، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ جو کام ہو رہا ہے غیر قانونی طور پر، ٹھیک ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ واقعی اس میں چیزوں کو چھپایا گیا ہے تو آپ کو چاہیئے کہ آپ کہیں کہ کمیٹی میں اس کو ریفر کیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یس، منسٹر صاحب۔

وزیر کھیل و ثقافت: میڈم سپیکر! میں نے نلوٹھا صاحب سے پہلے بھی کہا ہے کہ آپ ہمارے لئے محترم ہیں، جو اس میں غلط کام ہوا ہے، اس کو میں بالکل 'ڈیفنڈ' نہیں کرنا چاہتا، میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ جو اس میں غلط اپوائنٹمنٹ ہوئی ہے، میں اس کو 'ڈیفنڈ' کرنا چاہتا ہوں، نہیں، اس کو میں 'ڈیفنڈ' نہیں کرنا چاہتا۔ میں نے کہا جو ریگولر صحیح طریقے سے اٹھ یا چھ جو بھرتیاں ہوئی ہیں، وہ تو ٹھیک ہیں، جو غیر قانونی ہوئی ہیں، ان کو ہم ختم کرلیں گے جو انہوں نے کیا ہے، میں ڈیپارٹمنٹ سے بھی پوچھوں گا کہ آپ لوگوں نے یہ غیر قانونی کام کیوں کیا ہے؟ تو یہ جو غیر قانونی اس میں ہوئی ہیں، چار پانچ بھرتیاں، ان کو ہم ختم کردیں گے، دوبارہ اگر محکمے کی ضرورت ہے تو دوبارہ Re advertise کرلیں گے، اگر نہیں ہے تو بس ضرورت ہی نہیں پڑے گی اس کی۔ تو میری Kindly یہ ریکویسٹ ہے کہ اگر۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آمنہ بی بی۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم! مسئلہ یہ ہے جی۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دیکھیں نلوٹھا صاحب! موؤر آمنہ بی بی ہیں، Let her to answer، پھر میں آپ کو آتی ہوں۔ آمنہ بی بی، آمنہ کے بعد آپ کے پاس میں، Aamna Bibi, you carry on، پھر نلوٹھا صاحب کے پاس، آمنہ بی بی!

محترمہ آمنہ سردار: میم! نلوٹھا صاحب کی بات کو بالکل میں Second کروں گی، مجھے اسی فورم پر، بینک آف خیبر کا جب میں نے کوسچن اٹھایا تھا اسی فورم پر مجھے یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ جی تحقیقات ہوں گی، تحقیقات کہاں ہوئیں، آٹھ نو مہینے گزر گئے، آج تک مجھے اس کا جواب نہیں ملا۔ اب میں پھر ایک بار یہ کرلوں کہ میں چھوڑ دوں کہ ہاں جی، تحقیقات ہوں گی یا مجھے محکمے کی طرف سے بریفنگ دی جائے گی۔ میری آپ سے گزارش ہے میم سپیکر! کہ آپ اس سوال کو کمیٹی کو ریفر کریں کیونکہ یہ ابھی کا سوال نہیں ہے، یہ آٹھ نو مہینے پرانا سوال ہے اور یہ ضرور کمیٹی کو جانا چاہیئے۔ ہمیں اس سے غرض نہیں ہے کہ چار پوسٹیں ابھی یہ ہٹادیں گے، ہمیں اس سے غرض ہے کہ چار پوسٹوں کو غلط طریقے سے، مطلب تشہیر نہیں کی گئی اور اس پر بھرتیاں کیوں کی گئیں، ایک غیر قانونی کام کیوں ہوا؟ ہم اس کے اوپر بات کرنا چاہتے ہیں، یہ کوئی بات نہیں ہے کہ آج آپ چار ہٹادیں گے اور چار پھر بھرتی کرلیں گے، ایسا کچھ بھی نہیں ہے، اس کو ہر صورت میں آپ کمیٹی کو ریفر کریں، نہیں تو پھر ہم احتجاج کریں گے، ہم یہاں سے چلے جاتے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محمود خان صاحب، محمود خان صاحب۔

وزیر کھیل و ثقافت: میڈم سپیکر! سب سے پہلے تو یہ ہے کہ یہ کوسچن ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ہے، اس میں نہ خیبر بینک کا کوئی ذکر ہے کہ یہاں پر خیبر بینک کی ڈسکشن ہو رہی ہے، نہ اس میں ہے کوسچن ایک وہ میڈم کر رہی ہے اور دوسری طرف سے نلوٹھا صاحب اس کو بھرپور انداز میں سپورٹ کر رہا ہے تو وہ دوسرا ضمنی کوسچن لے کے اس اسمبلی میں، میں اس کا جواب دے دوں گا، اگر یہ ہے کہ یہ غلط ہے اور ہم میرٹ اور ٹرانسپیرنسی کا نعرہ لگاتے ہیں تو ٹھیک ہے میں Agree ہوں، یہ کمیٹی میں چلا جائے، یہ کوسچن۔

Madam Deputy Speaker: Okay. Is it the desire of the House that Question No. 2391, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned. Aamna Bibi, next one, please read the Question number.

محترمہ آمنہ سردار: 2392 کوسچن نمبر ہے۔ شکریہ میم!

* 2392 _ محترمہ آمنہ سردار: کیاوزیر کھیل وثقافت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے زیر انتظام سیاحتی میلوں کاانعقاد ہوتا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ کے زیر انتظام سیاحتی میلوں پر گزشتہ سال کتنا خرچہ کیا گیا تھا، تمام میلوں کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر کھیل وثقافت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ سیاحت کے زیر انتظام میلوں کاانعقاد ہوتا ہے۔

(ب) محکمہ کے زیر انتظام سیاحتی میلوں پر سال 2014 میں جو خرچہ کیا گیا تھا، اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام میلہ	دورانیہ	ٹوٹل خرچہ
1	خانپور فیسٹیول، خانپور ڈیم ضلع ہر یپور	21فروری تا23فروری2014	14,506,300.00
2	گور گٹھری آرٹ اینڈ کرافٹ فیسٹیول، ضلع پشاور	3-4مئی2014	7,351,926.00
3	جشن ہزارہ ضلع ہر یپور	14مئی2014	500,000.00
4	شندور پولو فیسٹیول ضلع چترال	19 تا21جون2014	13,771,802.00
5	بروغل فیسٹیول ضلع چترال	22تا24اگست2014	800,000.00

محترمہ آمنہ سردار: میم، اس میں جو ڈیٹیلز دی گئی ہیں، میری انفارمیشن کے مطابق یہ ڈیٹیلز بھی درست نہیں ہیں اور یہ پہلی بار نہیں ہے کہ محکمہ غلط بیانی سے کام کرتا ہے اور ڈس انفارمیشن کا باعث بنتا ہے، کئی بار آپ لوگوں کی تنبیہ کے باوجود محکموں کی طرف سے غلط Statistics یہاں پر شیئر کئے جاتے رہے ہیں، تو میری گزارش یہ ہے کہ چونکہ Concerned Minister کو بھی بہت ساری چیزوں سے Aware نہیں کیا جارہا ہوتا اور ان کو بھی پھر اس فلور پر خفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو یہ جو ڈیٹیلز دی گئی ہیں، یہ قطعی طور پر درست نہیں ہیں، ان کی ہمارے پاس پریس ریلیز موجود ہے، پریس ریلیز میں بالکل Statistics موجود ہیں، تو میری گزارش یہ ہے کہ اس کوئسچن کو بھی کمیٹی کو ریفر کیا جائے۔

Madam Deputy Speaker: Mehmood Khan! Let him answer first and then Mehmood Khan. Abdul Munim.

وزیر کھیل وثقافت: یہ کوئسچن 2425 ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Order in the House, please عاطف صاحب! تاسو پخپل سیٹ کښینئ پلیز۔ او کے ، محمود خان صاحب، کوئسچن نمبر 2392۔

وزیر کھیل وثقافت: میڈم! یہ 2392 تو Already آپ کمیٹی میں بھیج چکے ہیں، (مداخلت) نہیں، پہلا تو ٹھیک تھا، میں اس کے حق میں نہیں تھا، یہ۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Mehmood Khan! Mehmood Khan! 2391, we have sent 2391, okay, Munim Khan.

جناب عبدالمنعم خان (معاون خصوصی برائے سیاحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم سپیکر صاحبہ! یہ جو پہلا جو کوسچن تھا، یہ بھی سیاحت کا تھا اور ہمارا تھا لیکن یہ محمود خان اور نلوٹھا صاحب آپس میں لڑ رہے تھے، میں پہلے ہی سے یہ Sister کے ساتھ Agree ہوں پہلے والے میں، کیونکہ ہم پی ٹی آئی حکومت سے کرپشن ختم کرنے کیلئے اور جو یہ حزب اختلاف والے کر رہے ہیں، یہ ہم کر رہے ہیں، صوبے کیلئے کر رہے ہیں اور اس عوام کیلئے کر رہے ہیں، تو بالکل میں اس کے ساتھ Agree ہوں۔ اسے جو فگر ملا ہے، ہمارے ساتھ اور فگرز ہیں، اس کے ساتھ اور ہیں، یہ اور ہیں، بالکل یہ بھی کمیٹی کو ریفر کیا جائے، مجھے کوئی اعتراض نہیں تاکہ صحیح بات ہو جائے (تالیاں) اور دودھ دودھ ہو جائے اور پانی پانی ہو جائے۔ ایسا نہیں کہ ہم ویسے ہی، اس کو بچانا نہیں چاہیئے تاکہ کمیٹی میں آجائے، میں اس کے ساتھ ہوں۔

Madam Deputy Speaker: Okay. Is it the desire of the House that the Question No. 2392, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'

Members: Yes.

Madam Deputy Speaker: Do you want it, I never heard 'Yes'.

Members: Yes.

Madam Deputy Speaker: Okay. Those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned. Ji, Aamna Bibi, next one.

* 2425 _ محترمہ آمنہ سردار: کیا وزیر کھیل وسیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 اور 2014 میں کھلاڑیوں کی فلاح وبہبود، سپورٹس ایسوسی ایشنز، کھیلوں کے انعقاد اور تشہیر کی مد میں کتنا فنڈ جاری کیا گیا ہے، جاری شدہ فنڈ کی تفصیل بمعہ وصول کنندہ گان کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر کھیل و ثقافت): (الف) صوبائی حکومت نے سال 14-2013 میں کھلاڑیوں کی فلاح وبہبود کیلئے کوئی فنڈ جاری نہیں کیا جبکہ سپورٹس ایسوسی ایشنوں کے درمیان تنازع کی وجہ سے خرچ نہ ہو سکا اور رقم صوبائی خزانہ میں واپس کر دی گئی۔ اس کے علاوہ کھیلوں کے انعقاد کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ایک کروڑ پچاس لاکھ روپے اور غیر ترقیاتی بجٹ میں پینتالیس لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے جن میں درج ذیل مرد وخواتین کی گیمز کا انعقاد کیا گیا:

(1) انٹر زونل مرد سکول لیول فٹ بال، اتھلیٹکس، کرکٹ، ہاکی اور والی بال کے مقابلے منعقد کئے گئے، مرد اور خواتین کے مقابلوں پر مبلغ 90 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

(2) انٹر ریجنل گرلز جوڈو، باسکٹ بال، ہاکی، والی بال، بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس اور کرکٹ کے مقابلے شامل ہیں۔

(3) پاکستان سپورٹس بورڈ کے زیر اہتمام مرد انڈر 14 سوئمنگ، ہاکی، فٹ بال، بیڈ منٹن، اتھلیٹکس اور والی بال کے بین الصوبائی ٹورنامنٹس اور تربیتی کیمپ اور خواتین انڈر 16 کے جوڈو، بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس اور اتھلیٹکس کے بین الصوبائی ٹورنامنٹس تربیتی کیمپ شامل ہیں اور ساتھ ہی مالم جبہ سوات میں سکی کے مقابلے میں جو کہ آرمی کی سرپرستی میں منعقد کرائے گئے جن پر مبلغ 36 لاکھ 31 ہزار 413 روپے خرچ ہوئے۔

(4) قومی دن اور کشمیر یوم یکجہتی کے سلسلے میں ہاکی اور فٹ بال کے مقابلے کرائے گئے۔

(5) انڈر 17 عمران خان ٹیلنٹ ہنٹ پروگرام کے تحت پورے صوبے میں ہونہار کھلاڑیوں کے کرکٹ ٹرائلز اور سلیکشن کرائی گئی جس پر ایک کروڑ 29 لاکھ 33 ہزار روپے خرچ کئے گئے جن کی باقاعدہ تشہیر کی جاتی رہی جن پر مبلغ 15 لاکھ 28 ہزار 304 روپے خرچ ہوئے۔

(6) اسی سال کل رقم 23 لاکھ 80 ہزار روپے مختلف گیمز کے انعقاد کیلئے بذریعہ مالی امداد بھی خرچ کی گئی جن میں کرکٹ، سکواش اور بیل ریس بھی شامل ہیں۔

(7) مندرجہ بالا تمام کھیلوں کے مقابلوں کی تشہیر کی جاتی رہی ہے۔

محترمہ آمنہ سردار: جی جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میم! اس کوئسچن کا جواب درست ہے، میں اس پر نہیں کرنا چاہوں گی، یہ ٹھیک ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سوری۔

محترمہ آمنہ سردار: یہ میم! ٹھیک ہے، میں مطمئن ہوں اس سے۔

Madam Deputy Speaker: Okay, You are satisfied with this.

محترمہ آمنہ سردار: یہی ہے، ٹھیک ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔

محترمہ آمنہ سردار: 2425 کوئسچن ہے، تھینک یو میم۔

Madam Deputy Speaker: 2425, Aamna Bibi, satisfied with that Question, so okay, next one, Mufti Janan Sahib, sorry, Maulana Mufti Ghafoor Sahib, please read your Question.

دا کوئسچن نمبر لږ اووایئ۔

* 2507 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں اغواء برائے تاوان، بھتہ خوری، پرچی کلچر اور بدامنی میں پچھلے سال کی نسبت اضافہ ہوا;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت اس کی روک تھام کیلئے اقدامات اٹھا رہی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 14-2013 کی نسبت سال 15-2014 میں کس جرم کی شرح میں کتنا اضافہ ہوا ہے۔ نیز ریکارڈ شدہ کیسز کی روشنی میں مکمل تقابلی اعداد و شمار فراہم کی جائے نیز حکومت کی طرف سے کیا اقدامات کئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی نہیں، کرائم چارٹ عرصہ یکم جنوری 2014 سے لیکر 31 جولائی 2014 اور یکم جنوری 2015 سے لیکر 31 جولائی 2015 کے تقابلی جائزے سے عیاں ہے کہ اغواء برائے تاوان میں 30 مقدمات کی کمی ہوئی ہے اور اسی طرح بھتہ خوری اور پرچی کلچر میں 112 مقدمات کی کمی واقع ہوئی ہے۔

جرائم	عرصہ یکم جنوری 2014 سے لیکر 31 جولائی 2014 تک	عرصہ یکم جنوری 2015 سے لیکر 31 جولائی 2015 تک	کمی
اغواء برائے تاوان	62	32	-30
بھتہ خوری، پرچی کلچر	214	102	-112

مالی سال یکم جولائی 2013 سے لیکر 30 جون 2014 اور یکم جولائی 2014 سے لیکر 30 جون 2015 کے تقابلی جائزے سے عیاں ہے کہ اغواء برائے تاوان کے 36 مقدمات کی کمی ہوئی ہے جبکہ بھتہ خوری، پرچی کلچر میں 65 مقدمات کا اضافہ ہوا ہے۔

جرائم برائے تاوان	عرصہ یکم جولائی 2013 سے لیکر 30 جون 2014 تک	عرصہ یکم جولائی 2014 سے لیکر 30 جون 2015 تک	کمی/بیشی
بھتہ خوری/پرچی کلچر	113	77	-36
	214	279	+65

(ب) تفصیلی جواب سوال (ج) میں دیا گیا ہے۔

کرائم چارٹ مالی سال 2013-14 اور مالی سال 2014-15 کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ جرائم	یکم جولائی 2013 تا 30 جون 2014	یکم جولائی 2014 تا 30 جون 2015	کمی وبیشی
قتل	3145	2978	-167
اقدام قتل	3233	3129	-104
ضرر	3031	2963	-68
زنا	154	108	-46

-21	1160	1181	اغوائیگی
-36	77	113	اغواء برائے تاوان
-18	66	84	ڈکیتی
+62	240	178	رہزنی
+113	854	741	نقب زنی
+25	1211	1186	چوری
-134	323	457	وہیکلز چوری
-7	114	121	وہیکلز چھیننا
+23	445	422	موٹر سائیکل چوری
+45	210	165	موٹر سائیکل چھیننا
+65	279	214	بھتہ خوری
-128	450	578	دہشت گردی

بقایا تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئی ہیں۔

مولانا مفتی فضل غفور: میڈم! Satisfied یم۔

Madam Deputy Speaker: Satisfied, good, okay, satisfied okay, satisfied, so we move to the next one. Mufti Said Janan Sahib, please.

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب! دا کوئسچن نمبر پلیز۔

مفتی سید جانان: 2458۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا۔

* 2458 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں فی الوقت کل کتنے بنیادی مراکز صحت (BHUs) اور ہسپتال معالج و دیگر عملہ نہ ہونے کی وجہ سے بند (Non functional) ہیں، اس کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینئیر وزیر (صحت)}: (الف) صوبے میں غیر فعال بنیادی مراکز صحت اور ہسپتالوں کی ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے:

District wise detail of non functional BHU's/Hospitals of Khyber Pakhtunkhwa.

S. No	Districts	Non functional	Remarks
1.	Haripur	Nil	
2.	Swabi	Nil	
3.	Nowshera	Nil	
4.	Charsadda	Nil	
5.	Chitral	Nil	
6.	D.I.Khan	Nil	
7.	Hangu	Nil	
8.	Karak	Nil	
9.	Malakand	Nil	
10.	Lakki Marwat	Nil	
11.	Shangla	4 BHU's	Staff not yet sanctioned
12.	Lower Dir	Nil	
13.	Mardan	Nil	
14.	Tank	2 BHU's	Shortage of staff
15.	Abbotabad	Nil	
16.	Dir Upper	Nil	
17.	Kohistan	Nil	
18.	Peshawar	Nil	
19.	Bannu	Nil	
20.	Manshera	Nil	
21.	Buneir	Nil	
22.	Batagram	One CD	Staff not yet sanctioned
23.	Swat	Nil	
24.	Kohat	Nil	
25.	Torghar	Nil	

مفتی سید جانان: ما محترمې! منسټر صاحب نه ضمنی سوال دا دے چې دا 28 بی ایچ یوز مختلفو اضلاع کښې بند دی، دا ولې بند دی او د کله نه بند دی او دا به منسټر صاحب کله د کھلاوولو کوشش کوی چې دا کھلاؤ شی؟ دا د تفصیل نه بعد به بیا زه د غه اوکړم۔

Madam Deputy Speaker: Shahram! The Question is to you.

سینیئر وزیر(صحت): جی زه، سوری ډاکټر صاحبې، سپیکر صاحبې، I did not get the Question. که د کوئسچن نمبر راته اووایئ پلیز۔

Madam Deputy Speaker: You were not listening Shahram?

Senior Minister for Health: Ji, I was listening but I could not hear.

Madam Deputy Speaker: You could not hear, okay. Can you please repeat Mufti Sahib?

مفتی سید جانان: زه تاسو ته دا درخواست کوم چې منسټر صاحب دلته راځی ولې؟ منسټر صاحب دلته، مونږ منسټر صاحب ته هسې کسان بنکارو، مونږه به هسې مطلب دا دے د درې بجو نه دلته ناست یو؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نه، هغه وائی چې-----

مفتی سید جانان: دا به ګپونه شپونه منسټران لګوی؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: هغه وائی چې ما-----

مفتی سید جانان: زه نه وایم بیا، نه وایم، نه وایم زه بیا۔

سینیئر وزیر(صحت): مفتی صاحب!

Madam Deputy Speaker: Okay, Shahram the Question is 2458, the Question is 2458

سینیئر وزیر(صحت): سپیکر صاحبې! سمپل جواب دے، سمپل سوال دے او سمپل جواب مفتی صاحب ته ملاؤ شوے دے، هغه ئے ورته لیکلی دی، دې نه پس مفتی صاحب څه سوال کوی چې زه ورته د هغې نه پس جواب ورکړم۔ هغه خو Already clear دے او په کوئسچن پوهه نه شوم، دا څه کفر خو نه دے خو ما وانوریدلو نو څه ګناه خو نه ده؟ دا نارمل خبره ده، مفتی صاحب شان کښې د کمے نه راځی، پلیز۔

مفتی سید جانان: زه دلته، دا ټول ذمه دار خلق راغلی دی، زه خو به اول منسټران، دا افسوس سره اووایم، نه راځی او چې راشی، منسټر صاحب! ته ډیر ذمه دار سړې ئې او د ډیرې ذمه دارې محکمې سړے ئې او اشتهارات خو په اخبارونو کښې هر ورځې دوه دوه راځی خو چې عملی کار ته اوګورې منسټر صاحب! هغه به تا ته خپله معلومیږی، زه دا تپوس کوم چې دا بی ایچ یو ګانې ولې بندې دی، د کله

نه بندې دی؟ ایبټ آباد کښې ولې بندې دی، هنګو کښې ولې بندې دی، پشاور کښې ولې بندې دی، دا به کله کهلاوېږی او د کله نه بندې دی؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یس، شہرام۔

مفتی سید جانان: دا جوړې کړی حکومت د څه د پاره دی چې عوامو ته ورنه فائده نه ملاوېږی؟ 28 بی ایچ یوز او تحصیل هیډکوارټر هسپتالونه، غټ او واړه هسپتالونه بند دی، دا ولې بند دی منسټر صاحب؟

سینئر وزیر (صحت): 28 پکښې نشته مفتی صاحب! (مداخلت) لالا! یو سیکنډ-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر، شہرام صاحب پلیز۔

سینئر وزیر (صحت): داسې کار دے جی، کلیئر کټ ئے ورته لیکلی دی چې کوم ځائې کښې، شانګله کښې دے، په هغې کښې سټاف، Sanctioned positions فنانس ورکوی Under construction او کنسټرکشن Complete شو، فنانس به د هغې Approval ورکوی چې Approval ورکړی نو مونږ به ورته ریکروټمنټ اوکړو، پراسیس به روان شی، ټهیک شو جی، هغه Already دے، ټانک کښې صرف مونږ ته مسئله ده د سټاف د Shortage مسئله ده، هغې کښې Already ریکروټمنټ روان دے چې هغه ریکروټمنټ څنګه Complete شی Already فنانس چیف سیکرټری ته فائل د ډاکټرانو تلے دے، که نن ئے Approve کړو یا Monday باندې ئے Approve کړی، مونږ ډاکټران به ورته ورکړو، ان شاء الله هغه به Function شی۔ بل ټهګرام والا دی، سی ډی ده، هغې کښې بیا د سټاف د پوزیشن، Staff not yet sanctioned چې هغې کښې Positions فنانس approval ورکړی، ډیپارټمنټ به هغوی ته سټاف ورکړی۔ چونکه کنسټرکشن Complete شی نو په هغې باندې بیا، پروسیجر باندې ټائم لګی چې هغه چې کوم دے نو فنانس Approval ورکړی نو I hope چې مفتی صاحب په دې زما سوال جواب باندې مطمئن وی، پلیز۔

مفتی سید جانان: دا بی بی! دا دوه ځایونه داسې دی، یوه شانګله ده، هغې کښې څلور ځایونه داسې دی چې هلته سټاف نشته دے، د هغې وجې نه بند دی، ټانک

کبنې مطلب دا دے دوه بی ایچ یوګانې بند دی خو زه د منسټر صاحب نه دا تپوس کوم چې دا نور ولې بند دی؟ دا خو دغه حکومت نه دی جوړې کړی، دا پخوانی بی ایچ یو ګانې دی، دا ولې بند دی، آیا په دې کلونه تیر شولو؟ منسټر صاحب تاسو خو مطلب دا دے دا به وئیلو چې هر کور کبنې به مطلب دا دے سهولیات وی، دا د کله نه بند دی؟ دا څلور هسپتالونه خو ډاکټران نشته دے، د دې وجې نه بند دی، دا نور ولې بند دی؟

سینئر وزیر (صحت): مفتی صاحب! ته ماته اووایه کنه، په دې سوال کبنې ئے لیکلی دی هری پور، Nil ، د Nil مطلب دا دے چې Functional دی، دا سې څه بند والا څه کیس پکبنې نشته، دې نه پس ئے چې کوم دے صوابئ لیکلی دی، دا سې یو Facility نشته چې هغه بنده ده، د هغې نه پس ئے نوشهره لیکلی دی Nil، مطلب دا سې یو Facility نشته دے بی ایچ یو ګانو کبنې چې هغه بنده ده، نو هغه چې کومې روانې دی، هغه ئے تاسو ته Identify کړی دی نو ولې ټول کړی دی؟

(شور)

Madam Deputy Speaker: Shahram! Have you finished? Yes, Bakht Baidar Sahib, yes, okay.

جناب بخت بیدار: مهربانی، میډم صاحبه۔ زه هم دغه شان د خپلې حلقې مسئله مې ده چې په آر ایچ سی کبنې، په بی ایچ یو کبنې مشینرئ شته، زړې شوې، خرابې شوې د کروړونو د اربونو روپو مشینرئ دی، سټاف ورته نشته، ایکسرې پلانټونه پراته دی، هغې ته سټاف نشته۔ زما د منسټر صاحب نه دا درخواست دے چې زما په ضلع کبنې مرلن یو پراجیکټ شروع وو چې هغه ډیر ټهیک طریقې باندې روان وو او ټول هم تقریباً مشینری او هر شے ئے په Streamline کړے وو، بار بار زه منسټر صاحب له لاړم، ریکویسټ مې اوکړو چې تاسو له بهر دنیا فنډ درکوی، بهر دنیا تاسو سره یو پراجیکټ چالو کوی، ولې تاسو دا پراجیکټ بندوئ؟ او اوس چې کوم دے نو مطلب دا دے هغه سهولیات چې کوم دی، دا کومې مشینرئ چې د اربونو پرتې دی، دا چې خرابیږی، دا د صوبې د

دې محکمه صحت، دا د هغې سره ظلم او زياتے نه دے ، زمونږ د قوم سره ظلم او زياتے نه دے ؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر سر۔

سینیئر وزیر (صحت): يو جي دې سوال سره بالکل د دې څه Relevance نشته خو د ايم پي اے صاحب خبرې جواب، مرلن يو ښه کار کولو په دير کښې، زه ورسره Agree کوم، ايم پي اے صاحب د دې خبرې نه خبر دے ، ماورله کيس Move کړے دے ، د هغوی پراجيکټ ختم شو ، چې پراجيکټ ختم شو هغوی وئيل چې شپږ مياشتې مونږ له Extension خپل طرف نه راکړئ، مونږ به په جون کښې چې کوم دے نو پراجيکټ له بيا پيسې ورکوؤ او پروګرام به چلوؤ، پي اينډ ډی د هغې سره نه Agree کيدو، اوس ما په پي اينډ ډی باندې په زوره خو کار نشو کولے ، د هغوی خپل يو طريقه کار دے ، د هغې د لاندې هغوی وئيل چې دا کار مونږ نشو کولے ، Legally دا دغه نه دے ، نو هغه ډيپارټمنټ ته Hand over شو او د هغې د پاره چې کوم دے نو مونږ او دوئ ترې باقاعده خبر دی چې ما پخپله هلته پي اينډ ډی ته او دغه ته وينا کړې خو پي اينډ ډی هغوی سره Agree کيده نه، هغوی وئيل چې بالکل دا سې نشی کيدے ، Legally دا Possible نه ده، نو چې يو کار نشو کيدے ، هاں، اوس دوئ ستاف ورله ورکوی لګيا دی، هائيرنګ پراسيس شروع دے ، هغه چې څنګه Complete شی، دوئ ټولو ته به ان شاء الله ستاف ورکړے شی ان شاء الله خو د هغوی د کار نه زه پخپله هم مطمئن ووم جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Next Question، سید مفتی جانان صاحب، مفتی جانان صاحب۔

* 2459 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو کی مختلف یونین کونسلوں میں بی ایچ یوز موجود ہیں جن کو محکمہ کی طرف سے مختلف اوقات میں مریضوں کیلئے مختلف ادویات فراہم کی جاتی ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع ہنگو میں بند اور چالو بی ایچ یوز کی تعداد الگ الگ بتائی جائے، سال 2013 سے تاحال جن جن بی ایچ یوز کو جو ادویات دی گئیں، ان کی ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز جن جن لوگوں کو ادویات فراہم کی گئیں، ان کے نام پتہ اور تاریخ بتائی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں، ضلع ہنگو کی مختلف یونین کونسل میں تیرہ بی ایچ یوز موجود ہیں جن کو محکمہ کی طرف سے ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔
(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ضلع ہنگو میں کل تیرہ بی ایچ یوز موجود ہیں جو چالو حالت میں ہیں جنکی تفصیل ذیل ہے:
(1) بی ایچ یو ابراہیم زئی (2) بی ایچ یو دربند (3) بی ایچ یو توغ سرائے (4) بی ایچ یو محمد خواجہ (5) بی ایچ یو سروزئی (6) بی ایچ یو کربوغہ (7) بی ایچ یو کاہی (8) بی ایچ یو درسمند (9) بی ایچ یو بیلیمینا (10) بی ایچ یو دلن (11) بی ایچ یو میاں جی خیل (12) بی ایچ یو شنہ وڑئی (13) بی ایچ یو شاہو خیل
سال 2013-14 اور 2014-15 میں مذکورہ بی ایچ یوز کو جو ادویات فراہم کی گئی ہیں، انکی تفصیل، نیز جن لوگوں کو ادویات فراہم کی گئی ہیں، ان کی تفصیل ہر بی ایچ یو میں موجود ہے۔ بقیہ تمام تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔
مفتی سید جانان: منسټر صاحب خبرې اوکړلې، که زه نه ووم مطمئنه خو تاسو اکثریت سره یئ او مونږ اقلیت کښې یو، مجبوری ده څه اوکړو نو؟ 2459 نمبر سوال دے، دې سوال کښې بی بی! ما دا غوښتی دی چې "جن جن بی ایچ یوز کو ادویات دی گئی ہیں، ان کی ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز جن جن لوگوں کو ادویات فراہم کی گئیں، ان کے نام، پتہ اور تاریخ بتائی جائے؟" دا سوال مکمل نه دے، اول خو دیکښې چې دا کوم تاریخونه ښودلی شوی دی، دغه تاریخونو کښې فرق دے او دا دوایانې چې چاته ورکړلې شوې دی، د هغه کسانو هیڅ څه نومونه نشته دے چې دا چا چا ته ورکړې شوی دی؟ زما به منسټر صاحب ته دا ګزارش وی، دا به مې درخواست وی چې دا د کمیټئ ته لاړ شی چې مکمل تفصیل مونږ ته معلوم شی چې دا دوایانې چا چاته ورکړې شوی دی، آیا صحیح تقسیم شوی دی او صحیح نه دی تقسیم شوی؟ منسټر صاحب ته مې دا درخواست دے۔
محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر سر۔
سینیئر وزیر (صحت): جی مهربانی د مفتی صاحب رائټ دے کوئسچن کول او د ډیپارټمنټ Responsibility ده Respond کول او هغوی ته ډیټیل ورکول،

هغوی ورله Already جی تفصیل ورکړے دے چې کوم کوم بی ایچ یو کښې کوم کوم دغه دی، دوایانې کوم کوم بی ایچ یو ګانو ته ورکړې شوی دی، هغه ډیټیل ټول شته خو جی د هر یو سوال یو دغه دے، اوس مفتی صاحب وائی چې ما له د هرې بی ایچ یو کښې چې څومره Patients راغلی دی، هغه ټول ما له نومونه راکړه، هغه پلنده خو راوړل او هغه ټائپ کول او هغه دلته دغه کول، هغه ځان له یو دغه دے، زما به مفتی صاحب ته دا ریکویسټ وی، بجائے د دې چې دا کمیټئ ته ځی، بهرحال که ځی ما ته پرې څه اعتراض نشته خو چې دوئ مونږ سره په ډیپارټمنټ کښې کښینی، زه به ورله ډی ایچ او راواوغواړم، سټاف به ورله راوړی، هلته به ورسره کښینئ، د دوئ په کوم Specific ځائې باندې Overall په چا باندې څه Observation وی، هلته به ئے ورله لرې کړی، که هلته چا غلط کار کړے وی Then and there پرې مونږ ایکشن اخستے شو، دا به زما Commitment وی مفتی صاحب سره، پلیز۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: زه جی منسټر صاحب ته دفتر ته وراغلم، دوئ ته مې دا درخواست اوکړو چې زما ضلعې والا چې کوم کسان دی، ته محکمې والا دا خلق ما سره کښینوه، ما ته خلق شکایاتونه کوی چې د هغې به تقریباً، دوئ راسره وعده اوکړله چې راتلونکی هفته کښې زه درته راغواړم، پینځه میاشتې تیرې شوې، زما قطعاً دا مقصد نه دے چې چا ته نقصان اورسیږی او دا مې مقصد دے چې عوامو ته څه شے نه ملاویږی او د عوامو په نوم باندې اوځی، سرکار خزانې ته تکلیف رسیږی، که بیا زما په لیکلو باندې خرچه اوشی، هغه مطلب دا دے بیا به هغه خرچه نه وی منسټر صاحب ما ته هیڅوک هم نه راغواړی، منسټر صاحب د ما ته تفصیل اوښائی چې چا چاته دا دوایانې ملاؤ شوې دی؟ منسټر صاحب د ما ته اووائی، زه کوئسچن Withdraw کوم که نه وی کمیټئ ته د لاړ شی، کمیټئ کښې به هلته کښینو، هلته به هر څه معلوم شی۔

سینئر وزیر (صحت): ډاکټر صاحبې! زه بیا هم مفتی صاحب ته ریکویسټ کوم چې Already چې کومې دوایانې، کوم بی ایچ یوز ته کومې کومې تلې دی، هغه ډیټیل شته۔ مخکښې Further چا چا ته ملاؤ شوی دی، دا یو ډیر غټ ریکارډ

دے ، زما دوئ ته دا بیا ریکویسټ دے چې راروانه هفته کښې نن خو Friday ده چې کومه ورځ دوئ یادوی، ډیپارټمنټ،ډی ایچ او د هغوی سټاف به ورسره کښینی Concerned چې د دوئ کوم د ضلعې سټاف دے ، هغوی به ورسره کښینی، هلته به دوئ مطمئن کړی او به ئے ښائی، که دوئ هلته مطمئن نه وی، چا ګړبړ کړې وی، د دوئ په مخامخ ایکشن هغه خو چرته تلی نه دی جی، دا زما Commitment به وی سید جانان صاحب سره ، پلیز۔

محترمه ډپټی سپیکر: مفتی صاحب! شهرام خان وائی چې With in a week زه کښینم، Friday خو ډیره لنډه ورځ وی نو Coming Thursday که تاسو سره کښینی دوئ؟

مفتی سید جانان: که ما ته وعده راکوئ تاسو، زه به بالکل هم ستاسو وعدې باندې اعتبار کومه، ما ته وخت راکوئ نو۔

محترمه ډپټی سپیکر: نه، Thank you very much, Mufti Sahib! خو I can't promise, Sharam will promise، زه خو به?Sharam! You promise

سینیئر وزیر(صحت): ډاکټر صاحبې! زما Commitment دے دوئ سرهLast time هم مفتی صاحب دا سې یو ایشو Raise کړې وه، د دوئ په حلقه کښې چرته هسپتال کښې وزټ وو، ټیم تلے وو، دوئ سره ئے رجوع کړې وه او بیا وزټ شوے وو نو Already دا زمونږ Responsibility ده د ډیپارټمنټ چې دوئ Satisfied کړی نو په دوئ باندې څه احسان نه دے او به ئے کړی بالکل، راروان Week کښې چې دوئ کوم Date یادوی، سیکرټری صاحب! دلته ناست یئ؟ دوئ سره به کښینئ چې کومه ورځ یادوی، کوم ټائم یادوی، دلته به ورسره کښینی، ټول ریکارډ به ورته اوښائی، ورځ د دوئ اوښائی، ډیپارټمنټ ورته حاضر دے جی۔

مفتی سید جانان: تاسو وخت مونږ ته مقرر کړئ، صحیح شوه، وخت مقرر کړئ جی۔
Madam Deputy Speaker: This is not my job چې وخت مقرر

سینیئر وزیر(صحت): دا به مونږ اوکړو جی، د دې بریک نه پس مفتی صاحب! تاسو به مونږ ته ټائم اوښایئ، زه به درسره کښینم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بریک نه پس، اوکے، مفتی صاحب! بریک نه پس ملاویږی، ټائم د رکوی۔

مفتی سید جانان: زما کوئسچن به تر هغې پورې بی بی! پینډنگ وی، تاسو ما ته یا وعده راکړئ، تاسو ما ته وایئ، زه منسټر صاحب ته ورغلے یم دفتر ته، تاسو ما ته وعده راکړئ چې دا وعده ده، بس زه Withdraw یم بیا، که وعده نه وی دا به تر هغې پورې پینډنگ کیږدئ چې کله خبره پورا شی، بیا به صحیح وی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ګوره شهرام صاحب! هغه ما نه وعده غواړی Which I can't خو Coming ؟ څه دے You have to, you know coming Thursday date Thursday, you have to sit with Mufti Sahib

سینئیر وزیر (صحت): ډاکټر صاحبې! زما په خیال ورسره تاسو وعده کولے شئ، تاسو سپیکر یئ، اختیار دے درسره (قہقہہ)

(قطع کلامی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شهرام صاحب! هغه Commitment غواړی، Commitment of the date غواړی۔

سینئیر وزیر (صحت): چې کله وایئ تاسو، When ever, what ever time او د وائی، پخپله د اووائی، ټهیک دے ؟

مفتی سید جانان: بیا د ایوان ته پیش کړې شی، ایوان ته ئے Put کړئ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تاسو ته Coming Thursday ټهیک ده تاسو د پاره ؟

مفتی سید جانان: هں جی؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Coming زیارت تاسو د پاره، راتلونکے زیارت ټهیک دے ؟

مفتی سید جانان: صحیح ده جی، صحیح ده۔

Madam Deputy Speaker: Okay, comming Thursday is the date, okay, next Question, please. Okay, next is from Muhtaram Janab Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib. نلوٹھا صاحب! پلیز ذرا کوسچن نمبر پڑھ لیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: کوئسچن نمبر ہے 2901۔

Madam Deputy Speaker: 2901?

* 2901 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیاوزیر صحت ازراہ کرارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پی کے 47 ضلع ایبٹ آباد میں بی ایچ یو لنگڑیال اور بی ایچ یو پیر لاں اور ڈسپنسری چندومیرا چھسڑ اور ہاڑی کھیتر صوبائی حکومت کے زیر کنٹرول چل رہے ہیں جن کی حالت بہت خراب ہے۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت ان بی ایچ یوز اور ڈسپنسریوں کی حالت کو بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو ایم اینڈ آر کی مد میں پی کے 47 کی حدود میں سول ڈسپنسری چھسڑ، کیالہ پائیں کی مرمت کیلئے تین ملین روپے اور چھسڑ ڈسپنسری کیلئے پانچ ملین روپے مہیا کئے گئے ہیں جبکہ بی ایچ یو لنگڑیال کی مرمتی لاگت کے تمام کاغذات مورخہ 2016-01-08 کو موصول ہوئے۔ مزید برآں پی کے 47 کی حدود میں بنیادی مرکز صحت ہر اں مرلاں اور سول ڈسپنسری چندومیرا، ہاڑی کھیتر کی مرمتی کے کام سالانہ ترقیاتی منصوبہ برائے مالی سال 18-2017 میں شامل کئے گئے ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی جی، جی جی۔ میرا ضمنی کوئسچن یہ ہے منسٹر صاحب سے کہ ایک تو انہوں نے ماشاءاللہ بڑی مہربانی کی ہے، میں نے سوال منسٹر صاحب سے اور صوبائی حکومت سے پوچھا تھا کہ کوئی دس بارہ میرے حلقے میں بی ایچ یوز اور ڈسپنسریز ہیں جو بری طرح ان کی بلڈنگز Damage ہو گئی ہیں Even کہ ڈاکٹر کے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے، تو انہوں نے کہا ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اپنی ایم اینڈ آر مد سے پی کے 47 کی حدود میں سول ڈسپنسری چھسڑ، کیالہ پائیں کی مرمت کیلئے تین ملین روپیہ، تین ملین سے تو منسٹر صاحب! کوئی ایک دیوار بھی اس کی نہیں بنے گی اور دوسرا انہوں نے جی جواب دیا ہے کہ بی ایچ یو لنگڑیال کی مرمتی کیلئے تمام کاغذات مورخہ 08/01/2016 کو۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آرڈر ان دی ہاؤس، پلیز، اگر کسی کی ضروری باتیں ہیں، پلیز پیچھے جائیں کچھ نہیں سن پا رہی میں، Carry on, Nalotha Sahib!

(شور)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: مہربانی کرکے ذرا ہاؤس کو آپ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پلیز نگہت بی بی! آپ اپنی سیٹ پہ جائیں اور منور صاحب! آپ اپنی سیٹ پہ جائیں اور وہ جو ضروری بات ہے تو پیچھے کمرے، Okay, Nalotha Sahib! Carry on

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! میں بہت اہم سوال لایا ہوں ہیلتھ کے حوالے سے، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے سب کو، ذرا توجہ میرے سوال کی طرف تاکہ منسٹر صاحب سن لیں، تو انہوں نے مہربانی کی ہے کہ اپنا سوال انہوں نے کہا ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اپنے ایم اینڈ آر سے تین ملین روپیہ پانچ ڈسپنسریوں کی مرمت کیلئے کردیا ہے اور پانچ ملین روپیہ چھسرڈسپنسری کیلئے انہوں نے کردیا ہے تو میں ذرا منسٹر صاحب کی زبانی یہ بات سننا چاہتا ہوں کیونکہ میرے نوٹس میں نہیں ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے یہ ایم اینڈ آر سے پیسے دیئے ہیں، ایک تو وہ اپنی زبان سے کہہ دیں گے تو میں سمجھوں گا کہ یہ ان شاءاللہ ہو گئے ہیں پیسے اور دوسری بات انہوں نے کہی ہے کہ بی ایچ یو لنگڑیال کی مرمتی کیلئے کاغذات 08/01/2016 کو پہنچے ہیں تو اس کا ذرا یہ بتا دیں کہ اس میں جو پی سی ون آیا ہے، وہ کتنی اماؤنٹ کا ہے اور کیا اس سے پوری اماؤنٹ کو منسٹر صاحب ابھی اسی سال اس بی ایچ یو کیلئے رکھ لیں گے اور دوسرا، جو انہوں نے تیسری بات کی ہے کہ مرکز صحت ہراں مرلاں سول ڈسپنسری چندومیرا، ہاڑی کھیتر کی مرمتی کا کام سالانہ ترقیاتی منصوبہ برائے 2017-18 میں شامل کیا جائے گا، تو میری منسٹر صاحب سے یہ درخواست ہے کہ بجائے 2017-18 کے پتہ نہیں 2017-18 میں کون ہوتا ہے، کون نہیں ہوتا ہے؟ یہ اگر اسی سال کی اے ڈی پی میں 2016-17 میں کردیں تو میں ان کا شکریہ ادا کروں گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر سر!

سینیئر وزیر (صحت): شکریہ، میڈم سپیکر۔ یہ سوال کا جواب بالکل جو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے یا ڈی ایچ او کے آفس سے آتا ہے کہ جو انہوں نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کیونکہ Responsibility ان کی ہے، لوکل گورنمنٹ کے بعد ان کو فنڈز بھی Allocate ہوتے ہیں اور اسی طریقے سے ہیلتھ، ایجوکیشن اور Different sectors میں وہ Already bound ہیں کہ اس کو Repair کریں، تو اس طرح کی کچھ

Facilitiesہیں پورے صوبے میں صرف ان کے حلقے میں نہیں ہیں، بہر حال وہ فگرز دیئے ہوئے ہیں۔ ہاں،ان کے علاوہ جو ہے یہ جو2017اور2018کی بات ہے تو جو پی سی ون آیا ہے اور اس کا باقی، ہاں اس کو میں چیک کرلوں گا کیونکہ اس وقت اس پہ مجھے زیادہClarityنہیں ہے،جب ڈیپارٹمنٹ کے پاس آیا ہے توڈیپارٹمنٹ آگے اس کوپی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ بھیجے گاApprovalکیلئے، توبجٹ ابھی ہم بنارہے ہیں، اس میں ہم دیکھ لیں گے کہ کس حد تک اس کو ہمAccommodateکرسکتے ہیں؟ تو ان شاءاللہ پھر ہمAccordinglyکرلیں گےان شاءاللہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر:Minister Sahib will tryکہ اس میںAccommodateکریں، وہ کہتے ہیںAccommodateکرنے کی کوشش۔۔۔۔

سینئر وزیر(صحت): وہ مطمئن ہے، مطمئن ہے، مطمئن ہے جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اصل میں منسٹر صاحب میرے حلقے کے مسائل کے اوپر بہت کم توجہ دیتے ہیں، میں نے کہا ہے کہ ایک تو اس کیلئے یہ کلیئر کردیں کہ جو پی سی ون آیا ہے،As it isاس کواس سال کی اے ڈی پی میں شامل کرلیں اور دوسرا یہ جو چار ڈسپنسریز جن کا ذکر2017-18میں انہوں نے کیا ہے، یہ مہربانی کرکے2016-17میں کردیں۔

سینئر وزیر(صحت): میڈم سپیکر! نلوٹھاصاحب مطمئن ہیں، ویسے ہی سوال زیادہ لمبا کررہے ہیں، مطمئن ہیں نلوٹھاصاحب! بس ٹھیک ہے، ہوجائے گا ان شاءاللہ، میں ڈیپارٹمنٹ سے اور آپ کو پھر بتا بھی دوں گا ان شاءاللہ، ٹھیک ہے؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی۔

سینئر وزیر(صحت): شکریہ جی، میں مشکور ہوں نلوٹھاصاحب کا۔

Madam Deputy Speaker: Okay, Nalotha Sahaib is agreed, okay. Next Question, Maulana Mufti Fazal Ghafoor Sahib, please read the Question number.

مولانا مفتی فضل غفور: میڈم! میڈم! زما ریکویسټ دے جی، دا Answer ما اوس اوکتلو، پورا مې سټډی کړے نه دے ، دا بله ورځې ته اوساتئ جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Next day ته خو Sorry, it wouldn't be done

مولانا مفتی فضل غفور: اوس جی دا Answer ملاؤ شو، لږ ساعت مخکښې نو څنګه به مو سټډی کولو جی؟

محترمہ ډپټی سپیکر: اوس Question / Answer ملاؤ شول؟

مولانا مفتی فضل غفور: اؤ جی، اؤ جی۔

محترمہ ډپټی سپیکر: ښه، یو خو Please, I would request the Secretaries and the Ministers چې ما له نن سحر کمپلینټ ملاؤ شوے وو چې کوئسچنز په ټائم نه راځی، This is honestly requested again and again, please send your Questions in time. How come the question is come today? Yes, Minister Sahib!

سینئر وزیر (صحت): مفتی صاحب! چې څنګه وایئ، که بله ورځ ته ئے کوئ ما ته هیڅ اعتراض نشته خو سوال جواب Already شته دے، هغې کښې شته دے خو بهرحال که دوئ مطمئن نه وی یا Ready نه وی نو خیر دے بله ورځ ته د کړی خو که بله ورځ زه Ready نه یم بیا به ماسره هم ګزاره کوی۔

محترمہ ډپټی سپیکر: شهرام صاحب، شهرام صاحب! تاسو ته اعتراض نه دے خو As a Deputy Speaker or Speaker ما ته اعتراض دے، زمونږ دومره بزنس جمع دے، پینډنګ، ما ته اعتراض دے۔

(تالیاں)

سینئر وزیر (صحت): میډم سپیکر! زما ګناه نه ده، ایجنډا په بله ورځ Serve شوې ده، اسمبلی سټاف به ورله جواب ورکوی۔ ډیپارټمنټ Already کړے دے، مفتی صاحب زما نه مطمئن دے جی۔

محترمہ ډپټی سپیکر: We can't, Fazl e Ghafoor Sahib! I will give you time، ټائم درکومه، دا تاسو اووایئ خیر دے زه ټائم اوس درکومه خو پینډنګ کولے نشم، Please, you carry on۔

مولانا مفتی فضل غفور: زه تقریباً یوه بجه باندې راغلم جی، میډم! زه یوه بجه باندې راغلم، ما اووئیل چې ما ته نننی کوئسچنز چې کوم دی، د هغې Answers راله

را کړئ۔ وائی چې هغه لا نه دی تیار، نو تاسو اووایئ چې دومره په شارټ ټائم کښې به بیا مونږ د دې ډیټیل څنګه ګورو؟ دا خو زه چې کوئسچن کوم خو د څه وجې نه به ئے کوم یا کم از کم هغه ډیټیل زه پکښې ګورم چې یره ما کوم دغه پکښې، زه ګورمه کوم Objectionable ځائې دے، چې کوم قابل اعتراض ځائې دے چې کم ازکم هغه پکښې زه لږ پیدا کړم، خیر دے بله ورځ ته ئے کړئ جی، ان شاء اللہ څه مسئله به نه وی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> زه وایمه چې نه شهرام صاحب ته پرابلم دے، نه تاسو ته پرابلم دے، پرابلم ما ته دے د بزنس، مونږ له دومره پینډنګ پراته دی کوئسچنز، How can we do? Please, in future زه خو نن کوم دا خو Whenever I said, I would not do that please, Questions should come in time. Okay, This is pending. Okay, next Question دا پینډنګ شو بنه، next Question

کوم یو دے، راوباسه کوئسچن، محترمه عظمیٰ خان صاحبه، She is not here۔

<u>Ms: Uzma Khan</u>: No, I am here, I am here, Madam!

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Oh my God, okay, yes, carry on.

* 3148 _ <u>محترمہ عظمیٰ خان:</u> کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع نوشہرہ میں نیاڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال قائم کیا گیا ہے؛

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہوتو مذکورہ ہسپتال میں بھرتیوں کا اشتہار کب دیا گیا تھا، مذکورہ اشتہار کی نقول فراہم کی جائیں، نیز تقرری کس مجاز آفیسر نے کی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب شہرام خان {سینیئر وزیر(صحت)}:</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں بھرتیوں کا اشتہار روزنامہ "آج" میں مورخہ 12-11-2014 کو مشتہر ہوا تھا۔ آسامیوں پر تعیناتیوں کیلئے سکیل 17 سے 20 تک اور سکیل 5 سے 16 تک کیلئے دو کمیٹیاں بنائی گئی تھیں جن کی منظوری کے بعد چیف ایگزیکٹیو/پرنسپل، نوشہرہ میڈیکل کالج نے تعیناتیاں کی ہیں۔ کمیٹیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(1) سکیل 17 سے سکیل 20 تک

سیکرٹری ہیلتھ چیئرمین

پرنسپل نوشہرہ میڈیکل کالج	ممبر
ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز	ممبر
ڈائریکٹر ایڈمن DGHS	ممبر
ڈپٹی سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ	ممبر
سیکشن آفیسر اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ	ممبر
سیکشن آفیسر فنانس ڈیپارٹمنٹ (SR-III)	ممبر

(2) سکیل 5 تا سکیل 16 تک کیلئے

پرنسپل نوشہرہ میڈیکل کالج	چیئرمین
وائس پرنسپل نوشہرہ میڈیکل کالج	ممبر
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو نوشہرہ	ممبر
ڈی ایچ او نوشہرہ	ممبر
سیکشن آفیسر۔III محکمہ صحت	ممبر
سیکشن آفیسر۔IV محکمہ صحت	ممبر
سیکشن آفیسر فنانس ڈیپارٹمنٹ	ممبر
اکاؤنٹ آفیسر نوشہرہ میڈیکل کالج	ممبر
اسسٹنٹ پروفیسر پیتھالوجی	ممبر
اسسٹنٹ پروفیسر فارماکالوجی	ممبر
لائبریرین نوشہرہ میڈیکل کالج	ممبر
کمپیوٹر پروگرامر HMC	ممبر

محترمہ عظمیٰ خان: میڈم! کوئسچن نمبر 3148۔ میڈم! میں نے پوچھا تھا کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال نوشہرہ میں، جو یہ نیا ہیڈکوارٹر ہسپتال بنا تھا، اس میں جو اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں تو اس کا اشتہار کس اخبار میں دیا تھا اور اپوائنٹمنٹس کیسے ہوئی تھیں؟ تو میڈم! اس میں لکھتے ہیں کہ مذکورہ ہسپتال میں بھرتیوں کا اشتہار

روزنامہ "آج" اخبار میں ہوا تھا۔ تو میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ صرف "آج" اخبار ہی پڑھا جاتا ہے، کیا گورنمنٹ کے کوئی رولز نہیں ہیں کہ آپ نے کن کن اخباروں میں پوسٹیں Advertise کرنی ہیں؟ اس میں "مشرق" بھی ہے، اس میں "نیوز" بھی ہے اور بھی ہیں، تو یہ پوسٹیں صرف "آج" اخبار میں کیوں Advertise ہوئیں؟ اور میڈم سپیکر! یہ پوچھنا چاہوں گی کہ دو کمیٹیاں بنائی گئی تھیں جس کے Through اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں، سکیل سولہ تک تو سمجھ میں آجاتی ہیں میڈم سپیکر!۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان صاحب، شاہ فرمان صاحب، دا ډیر Important Question دے، بیا شہرام اوری نہ۔ Yes, carry on

محترمہ عظمیٰ خان: میڈم! سکیل سولہ تک تو سمجھ میں آجاتی ہیں کہ کمیٹی کے Through اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں لیکن 17 سے 20 تک اپوائنٹمنٹس کمیٹی نے کس طرح کی ہیں ہسپتال میں؟ ان دو چیزوں کی ذرا Clarification دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): جی میډم سپیکر! کلیئر لیکلی دی جی، یو خو دا دے چې گورنمنټ رولز دی چې اخبار Relevant اخبار وی، هغې کښې اشتهار راځی، As per rules and policy ئے کوی، هغوی د ځان نه نشی کولې څه Standard sites دی، په هغې کښې چې هغوی کوم Choose کوی، کولې شی او هغې کښې بجټ ته گوری، Accordingly اخبار کښې اشتهار ورکول او څه ټهیک ټهاک اخبار چې وی چې داسې نه وی چې هغه ډیر خلق وائی نه، یا څه ډیر Relevant نه وی، نو هغه که نه وی، باقی پاتې که هر اخبار کښې راشی، زما په خیال هغه ټهیک دی۔ بل دا دے چې کوم پروسیجر دے، هغه کلیئر دے، چونکه میډیکل دغه دے، په هغې کښې گریډ17 کښې هم کسان بهرتی کیږی، اسسټنټ رجسټرار Sorry جونیئر رجسټرار، سینیئر رجسټرار، اسسټنټ پروفیسر، پروفیسر، هغه ټول په Adhoc basis باندې بهرتی کیږی So ډیپارټمنټ هغوی چې څه هم کړی دی، As per rules and Policy ئے کړی دی، چې کوم د هغوی Domain نه وی، هغه کار هغوی کولے نشی، مطلب هغه غیر قانونی دے، هغه به هغوی څنگه کوی؟ نو چې څه ئے کړی دی As per rules and policy او د هغوی چې کوم اختیار

دے ، ھغې اختیار کښې دننه ھغوی خپل کار کړے دے جی And I hope this satisfies the honourable MPA, ji.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عظمیٰ بی بی۔

محترمہ عظمیٰ خان: میڈم! مجھے صرف اس بات پہ Objection ہے کہ صرف ایک نیوز پیپر میں اشتہار نہیں آنا چاہیئے کیونکہ "آج" اخبار بذات خود میں دیکھوں تو اتنا نہیں پڑھا جاتا جتنا "مشرق" "نیوز" وغیرہ، تو اس بات پہ مجھے اعتراض ہے کہ بہت سے لوگوں کو پتہ ہی نہیں چلا کہ پوسٹ Advertise ہوئی ہے، اس وجہ سے وہ رہ گئے ہیں۔ Kindly اگر اس طرح کیا جائے کہ بجٹ اس کیلئے ذرا زیادہ Allocate کیا جائے اور جس طرح گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ کم از کم Outstanding چار اخباروں میں اس کا اشتہار دیا جاتا ہے، تو اس چیز کو Follow کرنا چاہیئے Otherwise I am not satisfied

Madam Deputy Speaker: Shahram Sahib! I think it's not difficult, you can------

سینئیر وزیر (صحت): ټھیک دے ، تھینک یو۔

Madam Deputy Speaker: Yes, agreed with. Okay, next Question, Maulana Mufti Ghafoor Sahib.

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ میډم سپیکر-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر ستا سو 3177 دے ؟

* 3177 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 14-2013 کے دوران صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں ڈسٹرکٹ روڈز PKHA سڑکیں اور پل، آبنوشی، ایگریکلچر، صحت، تعلیم، اعلیٰ تعلیم، اوقاف، داخلہ، قانون، بلدیات، توانائی برقیات، انڈسٹریز، ماحولیات جنگلات فنی تعلیم اور کھیل سیاحت میں فنڈز تقسیم کئے گئے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فنڈز سیاسی امتیاز سے بالاتر محض گروتھ کی بنیاد پر تقسیم ہوئے ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ہر ضلع کو تمام سیکٹر/ محکمہ جات کی مد میں جو فنڈز ملے، ان کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب خلیق الرحمان (پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقی): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، سالانہ ترقیاتی پروگرام کی بابت رہنما اصول(Guidelines)ہیں اور محکمہ جات ان اصولوں کے تحت اپنی ترجیحات اور حکومتی اصلاحاتی پروگرام کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے متعلقہ شعبے کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام مرتب کرتے ہیں۔ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات ان تمام محکمہ جات کے ترقیاتی پروگرام کی جانچ پڑتال اور تفصیلی مشاورت کے بعد ان کو سالانہ ترقیاتی پروگرام کی صورت میں یکجا کرتا ہے اور صوبائی کابینہ اور اسمبلی کو غور و خوض اور منظوری کیلئے بھیجتا ہے۔ جہاں تک فنڈز کی تقسیم کے طریقہ کار کا تعلق ہے تو ہر محکمہ اپنے منصوبوں کی ضرورت کو مد نظر رکھ کر فنڈز مہیا کرتا ہے۔

(ج) سالانہ ترقیاتی پروگرام2013-14کے تحت فنڈز کی ضلع وار اور شعبہ وار تفصیلات درج ذیل ہیں:

ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME 2013-14

DISTRICT SPECIFIC SUMMARY

S.No	District	No.Of Sch.	Alloc (In Million)
1.	Provincial	495	52592.638
2.	Peshawar	142	10955.401
3.	Mardan	33	2892.044
4.	Swat	29	1769.577
5.	Tor ghar	2	1641.464
6.	Swabi	23	1425.149
7.	Charsadda	17	1395.353
8.	D.I.Khan	26	1164.214
9.	Nowshera	23	1060.156
10.	Malakand	21	980.401
11.	Hangu	9	845.606
12.	Chitral	27	712.215
13.	Haripur	18	710.546
14.	Abbottabad	20	706.158
15.	Bannu	10	565.229
16.	Buner	10	511.499
17.	Kohistan	8	481.070
18.	Shangla	8	480.840
19.	Dir (Lower)	13	429.856
20.	Mansehra	19	423.161
21.	Dir (Upper)	14	371.000
22.	Kohat	6	262.840
23.	Lakki	5	237.434
24.	Karak	6	185.539
25.	Tank	3	167.853
26.	Battagram	2	32.757
Total		989	83000.000

(بقایا تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

مولانا مفتی فضل غفور: جی پلاننگ اینډ ډیویلپمنټ متعلق دے جی، دیکښې زما یو سپلیمنټری کوئسچن دے جی میډم سپیکر! چې زه د کنسرنډ منسټر صاحب نه دا پوښتنه کول غواړم چې آیا د دې امبریله سکیمز په مختلف ډیپارټمنټس کښې د ډسټری بیوشن د پاره د دوئ سره څه ایګریمنټ شته دے ، د دې خپل Allies سره او د دې خپل اتحادی جماعتونو سره چې دومره پرسنټ به چې کوم دے نو په هغې کښې جماعت اسلامی ته شیئر ملاویږی، دومره پرسنټ به قومی وطن پارټۍ ته ملاویږی یا مخکښې به عوامی جمهوری اتحاد ته ملاویدل، څه داسې څه Percentage share باره کښې څه ایګریمنټ شته دے جی؟ دا تپوس زه کول غواړم۔

جناب شاه حسین خان: میډم، میډم، زما یو، میډم! زما یو ضمنی سوال دے ، میډم! زما ضمنی سوال دے۔

Madam Deputy Speaker: Answer first, Khaleeq Sahib.,

جناب شاه حسین خان: زه دا ضمنی سوال اوکړم، بیا په یو ځائې دے جواب ورکړی کنه۔

Madam Deputy Speaker: Let him answer and then you will ask supplementary. Next Khaleeq Sahib.

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقی: میډم سپیکر! د شیئر حوالې سره ما ته پته نشته چې داسې-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: خلیق صاحب! مائیک آن کړئ پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقی: میډم سپیکر! ما ته د دې په باره کښې څه معلومات نشته چې داسې څه Share division کیږی او که مولانا صاحب ته داسې څه پته وی نو مونږ ته ئے وئیلې شی خو ما ته کم از کم د دې په باره کښې څه معلومات نشته دے جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: زه به درته جی اووایمه، زه به اووایمه جی، زه به اووایمه، هغه چې کوم فنډز په امبریله سکیمز کښې ډسټری بیوشن شوے دے ، د هغې ریکارډ

ما سره پروت دے نو سابقه د هغې د پاره چې کوم دے نو Percentage دا وو چې جماعت اسلامی ته په هغې کښې چې کوم قومی وطن پارټۍ ته نن سبا باره فیصد ده او جماعت اسلامی ته آټھ فیصد Percentage ملاویږی۔ میډم سپیکر! د وسائلو په دې طریقه تقسیم پلاننګ اینډ ډیویلپمنټ منسټر صاحب ما ته دا جواب راکولې شی چې دا د حکومتی اتحادی کیدو د وجې نه په Percentage باندې د صوبائی وسائلو تقسیم، دا به د انصاف سره برابر وی؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> خلیق صاحب۔

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقی:</u> میډم سپیکر! ما ته د دې په باره کښې بالکل معلومات نشته دے او که دوئ سره څه Written form کښې وی او څه Signatures پرې د چا شوی وی نو ما ته ئے ښودلې شی خو کم از کم ما ته د دې په باره کښې هیڅ معلومات نشته دے جی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> You are the Parliamentary Secretary کنه نو تاسو ته خو معلومات-----

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقی:</u> یو شے چې شته دے نه نو زه څنګه اووایم چې شته دے جی When there is no such thing, how can I say that it is there?

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Okay, Shahram-----

<u>مولانا مفتی فضل غفور:</u> میډم! خلیق صاحب انتهائی Nice سړے دے جی او دے که اوس هم رشتیا اووائی کنه نو دے به په فلور باندې دا خبره چې کوم دے نه راولی۔ لږ رشتیا اووایه د خدائے د پاره خو اووایه کنه، وایه، ټھیک ده کنه، شته دے کنه؟ چې یو کار تاسو کوئ، وایه شته دے کنه۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> میډم سپیکر! ما ته د دې په باره کښې حقیقتاً پته نشته دے جی خو د دوئ انفارمیشن زما نه کیدے شی زیات وی نو څکه چې دوئ دا کومه خبره کوی، کم از کم ما ته د دې په باره کښې هیڅ پته نشته دے جی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> اوکے۔

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میډم! زما ضمني سوال دا دے د منسټر صاحب نه چې دا د 2013-14 اے ډی پی بک دے ، په ډیکښې جی مونږ وایو چې دا څلیرویشت، پنځویشت ضلعې دی۔ په ډیکښې دا تقریباً څه 31 سیکټرز دی، محکمې دی او د بد قسمتئ نه د بټګرام ضلعې ته ډیکښې صرف په دوه مدونو کښې، په بلډنګ کښې او په روډز کښې پیسې Allocate شوې دی۔ مونږ بیا مرکز نه میډم! مونږ بیا د مرکز نه ګیله کوؤ چې مرکز خیبر پختونخوا سره زیاتے کوی خو چې دلته کښې کله پیسې راشی، میډم! چې کله بیا دلته کښې پیسې راشی نو دلته کښې په دې صوبه کښې هم او بیا پسند ناپسند باندې او اپوزیشن او حکومت باندې تقسیمیږی، ګنی په بټګرام ضلع کښې تاسو اوګورئ په دې ټول کال کښې صرف دوه سیکټرې دی چې هغې ته ئے پیسې لږې لږې ایښودلې شوې دی نو بیا د مونږ د مرکز نه ګیله نه کوؤ چې مونږ سره بې انصافی کیږی ځکه چې دلته کښې صوبه کښې دوئ مونږ سره بې انصافی کوی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: خلیق صاحب۔

جناب سردار حسین: میډم! زما یو ضمني دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: د دې سره Related دے، Babak Sahib! The question is related to this?

جناب سردار حسین: جی، بالکل میډم! Related دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔

جناب سردار حسین: شکریه، میډم سپیکر۔ مفتی صاحب حقیقت دا دے چې ډیر ښه پوائنټ Raise کړے دے ، بلکه د ابتداء نه د اپوزیشن دا ګیله هم پاتې شوې ده، دا مؤقف هم پاتې شوے دے چې دا په دې صوبه کښې د وسائلو تقسیم چې دے ، دا د ضرورت په بنیاد باندې او د غربت په بنیاد باندې پکار ده چې تقسیم اوشی او ډیره لویه بدقسمتی دا ده چې د کله نه دا حکومت جوړ شوے دے ، دا د دې صوبې چې کوم محدود وسائل دی، مونږ تاسو ټول پرې خبر یو چې ډیر محدود وسائل دی، هغه محدود وسائل چې دی، هغه یا د اتحادی جماعتونو څنګه چې برخه ده یا Percentage دے ، بالکل زه هغې سره Agree کوم چې د هغې په بنیاد

تقسیمیږی، د سیاسی رشوت په بنیاد تقسیمیږی، د اقرباء پروری په بنیاد تقسیمیږی او د هغې واضحه مثال چې دے، د هر سوال جواب چې دے، دا واضحه مثال دے۔ میډم سپیکر! زمونږ دا خیال دے چې دا صوبه چې ده، دا د ډیرو مشکلاتو سره مخ ده، زه تاسو له یو مثال درکوم چې دا د بجلئ خالصه منافع وه چې دا 385 بلین یعنی تین سو پچاسی ارب روپئ چې زمونږ په آئینی توګه باندې، په آئینی توګه باندې زمونږ مرکزی حکومت ته دا قرضه وه، نه پوهیږو چې صوبائی حکومت د کوم Logic د لاندې، د کوم دلیل د لاندې په 70 بلین باندې هغوی سره خبره اوکړه، Deal ئے ورسره اوکړو او نن صوبائی حکومت پخپله ژاړی چې یره هغه 70بلین هم مونږ ته نه ملاویږی۔ دویمه اهمه خبره، غلطی چې زمونږ د وزیر اعلیٰ صاحب نه چې د دې صوبې چیف ایګزیکټیو دے چې کله د سی سی آئی میټنګ وو، ظاهره خبره ده چې په دې وطن کښې هر لس کاله پس مردم شماری کیږی او د دې وطن وسائل چې دی، د هغې زیاته برخه چې ده، هغه د آبادئ د تناسب په بنیاد باندې تقسیمیږی، وزیر اعلیٰ صاحب به ورسره دا خبره اومنله چې دا مردم شماری چې ده دا د وروستو شی، یو طرف ته خو مرکزی حکومت سره چې زمونږ د حقوقو کوم جنګ دے، هغه جنګ د دې حکومت د Solo flight په وجه باندې او بیا مفتی صاحب چې کومه نشاندهی اوکړه، د دې دومره لوئې Isolation په وجه باندې چې دا اپوزیشن نن دوئ ته بوتلے دے، یعنی اپوزیشن چې دے، دا ئے دیوال سره لګولے دے Isolation او زما دا خیال دے چې خلیق صاحب پکار دا دے چې ډیر په کهلاؤ توګه باندې اووائی، دا خبره یو ذمه دار سړی له کول د حکومتی چې ما ته پته نشته، دا خو ټولې دنیا ته پته ده چې دا د حکومتی ممبرانو حلقو ته څومره فنډ روان دے او دا د اپوزیشن ممبرانو حلقو ته څومره فنډ روان دے؟ نن د اپوزیشن ممبرانو له، میډم سپیکر! ستاسو توجه غواړمه، دا د ډیموکریسی د Norms خلاف خبره ده، دا د جمهوریت د روح خلاف خبره ده، دا دلته څومره ممبران چې ناست دی، دا خلقو ورله ووټ ورکړے دے، وقتاًفوقتاً باندې دا ممبران چې دی، دوئ راپاڅی د خپلو حلقو د مشکلاتو د مسئلو نشاندهی کوی، حکومت د هغې طرف نه زبانی Commitment کوی، دریم کال اوشو، دریم کال، نو زه به دا اووایمه چې دا

تاسو او مونږ ټولو ته پته ده چې دا روان کال چې دے ، دا 70 بلین Deficit دا خساره ده، دا وجه څه ده، چې دا د حکومت بد نیتی ده، چې دا حکومت د اپوزیشن مینډیټ تسلیمولو ته تیار نه دے ؟ دا ټول ممبران چې نن دلته ناست دی، دا خلقو Elect کړی دی، د دې صوبې په وسائلو کښې د دې خلقو، د هغه حلقو د هغې عوامو برخه ده، اوس د هغې عوامو برخه په دې وجه باندې د هغې حق تلفی کیږی چې د دې ممبرانو تعلق د حکومت سره نه دے ، دا په اپوزیشن کښې دی، نو میډم سپیکر!۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاه فرمان خان! سر پلیز ټائم لږ کم دے ، شاه فرمان خان۔۔۔۔

جناب سردار حسین: میډم سپیکر! زه به دا ریکویسټ کوم، زه به دا ریکویسټ کوم چې بس دے ، دا نن په دې ټوله صوبه کښې یو داسې ماحول جوړ دے ، تاسو اوګورئ چې اخبارات ډک دی، دا ډیره مهمه خبره ده میډم سپیکر! او بله ډیره د خفګان خبره ده چې حکومت مونږ سره Commitment کړے وو چې په Monday باندې به د خیبر بینک رپورټ مونږ راوړو، زما د اطلاع مطابق نن تاسو اجلاس ختموئ، دا چیف ایګزیکټیو Commitment اوکړو پارلیمانی لیډرز سره، مونږ خو نن تیار دې خبرې له راغلی وو چې په هغې باندې به تیارے روان وی، آیا د دې صوبې ګورننس به داسې چلیږی؟ (مداخلت) شاه فرمان صاحب! دوه منټه سیوا ، دا به داسې ډیره زیاته ګرانه شی، دا د دې اسمبلئ نه یو مذاق جوړ دے ، د دې اسمبلئ نه ئے پرائمری سکول جوړ کړے دے ، دا کال اسمبلی روانه وی، یو ورځ اجلاس کیږی او پینځه ورځې اجلاس نه وی، د دې ممبرانو سره دغه یو فورم دے چې هغوی به دلته راځی، د خپلو مسئلو نشاندهی به کوی، د خپلو خلقو وکالت به کوی، د خپلو مسئلو هغه خلق۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! ستاسو پوائنټس Valid دی خو Not related to the Question۔۔۔۔

جناب سردار حسین: زما پوائنټس میډم سپیکر! دا ډیره اهمه خبره ده، اپوزیشن سره صرف دا یوه لار پاتې ده، که دا لار هم تاسو بندوئ بیا زه نن حکومت ته یو خبره کوم په واضحه توګه چې بیا مونږ سره بله لار نشته، دا به ډیره زیاته ښخونده

خبره وی چې د لته به اسمبلی روانه وی او بهر به دا اپوزیشن ناست وی، دوئ به روزانه پریس کانفرسونه کوی، دا خو څه معنیٰ نه لری، دا حکومتونه خو د دې پارټو نه مخکښې خلقو هم کړی دی۔ مونږ میډم سپیکرا دا خبره کوؤ چې دا کوم ظلم روان دے، دا د فنډونو تقسیم چې څنګه روان دے، دا چې خپل یعنی Near and dear چې په کوم شکل باندې Oblige کیږی او بیا ئے هم راتېنګولې نشی، میډم سپیکرا دا درته اووایم چې دا کشتئ سورئ ده، دا کشتئ سورئ ده، دا سورئ کشتئ دوئ په دې نشی راړولې خو دا د دې اسبملئ، دا د دې اسمبلئ-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کوئسچن، کوئسچن ستا Valid دے خو Not related، شاه فرمان صاحب! جواب پلیز ورکړئ۔

جناب سردار حسین: دا څکه Related نه دے، دا څکه Relatedنه دے چې-----

(شور)

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریه جناب سپیکر، میډم، میډم سپیکر۔ میډم سپیکرا په کوئسچنز آور کښې میډم سپیکرا میډم سپیکرا په کوئسچنز آور کښې، په کوئسچن آور کښې دا، دا ضمنی سوال نه دے، دا ضمنی سوال نه دے، دا ضمنی سوال نه دے میډم سپیکرا په کوئسچنز آور کښې د تقریر، زه جواب ورکوم، په کوئسچنز آور کښې د تقریر ضرورت نه وی۔ زه دا وایمه چې میډم سپیکرا تاسو ولې هغه سړے Allow کوئ، تقریر ته په کوئسچنز آور کښې تاسو ولې خوک Allow کوئ؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اؤ، بالکل۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: خو چونکه، خو چونکه دوئ سوال اوچت کړو، زه جواب ورکوم۔ دوئ تقریر اوکړو، زه جواب ورکومه، دا اوس کښېنئ، دوئ د اوس کښېنی، دوئ ته آرډر اوکړه میډم سپیکرا او اوس د جواب واؤری، میډم سپیکرا دوئ د کښېنی او دوئ د اوس جواب واؤری۔

Madam Deputy Speaker: This was, Babak Sahib, this was Question`s Hour, this was not for the, your answer didn’t related. Shah Farman!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: ګورئ،زه میډم، میډم سپیکر! زه د دې خبرې جواب ورکوم خو دوئ د جرات اوکړی، اوس د کښیني۔ په کوئسچنز آور کښې اوډ ریډو، تقریرئے اوکړو، زه جواب ورکومه۔ (مداخلت) میډم سپیکر! اوس جواب واؤرئ، اوس جواب واؤرئ۔ میډم سپیکر! دوئ د اوس جواب واؤری۔ دا میډم سپیکر! په کوئسچنز آور کښې په یو، په یو میوزک باندې بابک صاحب پینځه ګانې اووئیلے، اوس به د دې جواب اؤری، اوس به د دې جواب اؤری نو زه ده ته وایمه چې فنډونه څنګه تقسیمیږی؟ زه ده ته وایمه چې په تیر حکومت کښې څه چل شوے دے؟ زه ده له دا جواب ورکومه او په دې حکومت کښې څه کیږی؟ تاسو، تاسو۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تاسو کښینئ، کښینئ، Just for one minute کښینئ۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: تاسو د عوامو په پیسو د خپلو ورکرانو حجرې جوړې کړې دی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! کښینئ پلیز، کښینئی، کښینه، کښینه ته پلیز، ته کښینه، ته کښینه۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: تاسو د سیکنډری بورډ چیئرمینئ پوسټونه خرڅ کړی دی، تاسو نوکرئ خرڅې کړی دی، تاسو کرپشن کړے دے، تاسو غلا کړې ده، (تالیاں) زه نن بابک صاحب نه دا تپوس کوم چې دوئ د د دې خبرې جواب راکړی چې معصوم شاه چهبیس کروړ روپئ په کومې کهاته کښې منودې دی؟ (تالیاں) نو زه به نن، زه به نن، خو زه د پبلک هیلتھ منسټر یم، ما به په پبلک هیلتھ کښې غلا کړې وی، معصوم شاه د دا اووائی چې ده چرته غلا کړې ده؟ زه دا وایم چې دا معصوم شاه، تاسو، تاسو د خلقو په پیسو د خپلو ورکرانو حجرې جوړې کړې دی۔ (تالیاں) تاسو،تاسو د پولیس نه بهته اخستې ده، تاسو پرې افسران لګولی دی، تاسو پټواریان خرڅ کړی دی، تاسو غلا کړې ده او تاسو په عدالت کښې غلا منودې ده، تاسو په عدالت کښې غلا منودې ده۔ دې د ما ته اووائی، دے د ما ته اووائی چې معصوم شاه کوم ډیپارټمنټ کښې پیسې پټې

کړې دی، دوئ به ما ته اول ایزی لوډ Define کوی، د هغې نه پس به دا وائی۔ زه دا وایم چې په کوم ایم پی اے، چې په کوم منسټر باندې د غلا خبره راشی، د هغه په ډیپارټمنټ راځی چې ده په دې ډیپارټمنټ کښې غلا کړې ده، معصوم شاه پلی بارګین په کوم ډیپارټمنټ کړے دے؟ ما ته اووایئ، هغه دا څه وئیلی دی چې ما کوم ځائې نه، دا غله دی، دوئ د عوامو، دوئ د عوامو په پیسو د خپلو ورکرانو حجرې جوړې کړې دی۔ میډم سپیکر! په کوئسچنز آور کښې، یا د په نمبر تقریر کوی، په کوئسچنز آور کښې، په کوئسچنز آور کښې تقریر نه وی، ضمنی سوال وی۔ میډم سپیکر! مونږ له، مونږ له د غل نه حیاء راځی، مونږه له غل نه حیاء راځی او غل له پخپله هډو حیاء نه ورځی، زه دا وایم، زه دا وایم چې زه غل ته غل وایم، میډم سپیکر! چې زه غل ته غل وایم، ماله حیاء راځی او غل له هډو حیاء نه ورځی۔ (تالیاں) زه دا وایم دا ایجوکیشن منسټر به اووائی، دا ایجوکیشن منسټر به اووائی چې هغه ایک هزار استاذان چرته وو د ده په وخت کښې چې ده اوویستل، په دوبئ کښې ئے کارونه کول او د هغوی تنخواګانې وتلې، دا مونږ سره د دې خبرې ریکارډ دے۔ خبره دا ده په کوئسچنز آور کښې، په کوئسچنز آور کښې که دوئ په سړی توب باندې دغه کوی، مونږ جواب ورکوؤ، که نه وی نو مونږ دې ته تیار نه یو، مونږ دې ته تیار نه یو-----

<u>Madam Deputy Speaker</u>: The Questions` Hour is finished and break for half an hour, break for half an hour, break for half an hour.

<u>وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ</u>: چې دے په کوئسچنز آور کښې تقریر اوکړی، دے به اول ما ته د معصوم شاه د غلا ځائې ښائی، دے به اول ما ته د معصوم ډیپارټمنټ ښائی، دے به اول ما ته دا وائی چې معصوم شاه کوم ځائې غلا کړې ده، د هغې نه پس-----

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد محترمہ ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔There are some leave applications:
جناب انور حیات خان، اکبر ایوب خان ایڈوکیٹ، مسماۃ انیسہ زیب، الحاج صالح محمد خان، الحاج ابرار حسین، حاجی حبیب الرحمان، سردار ظہور احمد، راجہ فیصل زمان، محمد شیراز خان، محب اللہ، محمد زاہد درانی، مسماۃ یاسمین پیر محمد خان، محمود احمد بیٹنی۔Leave may be granted. Okay.

(مداخلت)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر ابھی بزنس کے بعد کروں گی، اچھا۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Madam Deputy Speaker: Call attentions, please. First call attention, this is item No. 7, and rules 52(a) to (g) are relevant, carry on. Mr. Fazal, first. Fakhr e Azam Wazir, MPA, to please move his call attention notice No. 787.

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم، شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی مبذول کرانا چاہتا ہوں، یہ کہ آر ایچ سی ڈومیل کافی عرصے سے قائم ہے، وقت گزرنے کے ساتھ ڈومیل کو تحصیل کا درجہ دے دیا گیا اور اس کی کل آبادی تین لاکھ ہے اور آر ایچ سی وہی کی وہی ہے، جس میں عوام کی سہولت کیلئے ادویات اور سٹاف کی کمی ہے اور دوسری طرف آبادی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے جس کی وجہ سے عوام کو بڑی تکالیف درپیش ہیں۔

میډم سپیکر، دا چې کوم دا آر ایچ سی ډومیل ده، د دغې ډیره کافی عرصه اوشوه چې دا جوړه شوې ده نو اوس خو تحصیل ډومیل ته لکه تحصیل هم جوړ شو او په دریې لکهه آبادی چې کوم بوجهـ دے، هغه په دغه آر ایچ سی باندې دے او مسئله پکښې دا ده چې درې غټې غټې مسئلې دی پکښې، یوه دا مسئله ده چې دلته د سټاف کمے دے، ډاکټران ته چې وائې، Listen to me، شاه حسین، لږ پلیز۔ فرسټ دا خبره ده چې ډاکټران ډیوټی نه کوی، کنسرنډ منسټر صاحب هم ناست دے، ډاکټران ډیوټی نه کوی، چې تپوس ترینه اوکړې چې ولې نه کوې ډیوټی؟ نو دا وائی چې دلته پوسټونه ډیر خالی دی، لکه یو دا د میډیکل سپیشلسټ، سرجیکل سپیشلسټ، ایل ایچ وی، دائی، دا څلور پوسټونه اوس هم خالی دی۔ هغه دا وائی چې یره دا څلور پوسټونه Fill کړئ تاسو نو چې کوم هغه

د ډاکټرانو یا د سټاف کوم کمے دے چې هغه پوره شی نو مونږ به هر سړے په خپل ځائې باندې ډیوټی به کوی، نو په دغه وجه مطلب دا دے چې کله هلته مریض راځی نو ډاکټر نه وی نو چې ډاکټر نه وی نو مطلب هغه سبا نه اونیسه تر ماښام پورې هلته مریض هم ناست وی او ډاکټر هم نه وی، نو دا ډیره یو ځنې مسئله ده، پیچیده مسئله ده، حالانکه دا هسپتال ډیر زوړ دے او دا د تحصیل په لیول باندې دا فرسټ یو غټ هسپتال هلته دے ، لکه تقریباً دغه تیس چالیس سال نه هم زیات اووتل او د ویمه پکښې دا خبره ده چې ادویات نشته، ادویات مطلب نه ورکوی، چې د بنوں ډسټرکټ سره هغه کوی خبره نو هغه وائی چې یره مونږ شے د رکړے دے او چې هلته لاړ شئ، د کوم کنسرنډ ډاکټرانو نه تپوس اوکړئ نو هغه وائی چې مونږ ته ادویات نه راکوی، دا پکښې غټه یو کمی ده او پکښې بله دا خبره ده چې میډم سپیکر! دلته اول ایکسرے نه وه نو تقریباً د دو سال نه ما منډه اووهله، مطلب سیکرټری هیلتھ ته او چا ته، ایکسرے خوئے راکړه خو ایکسرے اوس هغه جنریټر چې کوم دے ، هغه ئے نشی چلولے ، هغه جنریټر کمزورے دے ، ایکسرے غټه ده، نو مطلب دا دے یو هسپتال Without X-ray ، دا څنګه هسپتال دے چې ورشې، ډاکټر نه وی، ډاکټر دا وائی چې مطلب د سټاف کمے دے او دا حقیقت هم دے چې هلته څلور پوسټونه خالی دی نو یو ډاکټر خو ټول هسپتال نشی چلولے او د ادویاتو هم کمی دے ، نو زه دا وایم چې دغه ګورنمنټ خو دغه وعدې هم کړې دی او دا دعوې ئے هم کړې دی چې مونږ به مطلب د صحت پروګرام ټهیک کوؤ، تین سال خو تیر شول، هغه جلوسونه، هغه Protests هغه خو پریږده چې کوم دا ډاکټران صاحبان کیږی، بیا دوئ ورشی هغوی خوشحاله کړی خو پریکټیکل مونږ څه او نه لیدل۔ لکه زه چې هغه خپله مطلب د ډسټرکټ خبره اوکړم نو مونږ څه کتلی نه دی اوسه راهسې نو میډم سپیکر! دغه زما تاسو ته درخواست هم دے چې دغې باره کښې د ایکشن واخستے شی او دا سټاف کمے د ماته پوره شی۔ ادویات چې کوم کمے دے ، هغه د هم پوره شی او د هغه ایکسرے چې کوم جنریټر دے ، چې کوم هلته دا وخت اوس ورکوټے جنریټر دے ، هغه کار نشی کولے نو Kindly یو غټ جنریټر د ورکړی چې هغه ایکسرے کار سټارټ کړی۔ شکریه، مهربانی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شہرام خان!

جناب سردار حسین: میڈم سپیکر!

Madam Speaker: Related to this thing? Okay.

جناب سردار حسین: شکریه، میډم سپیکر۔ د خپلې خبرې نه مخکښې ستاسو نه به هم Expect کوؤ چې تاسو به هم لږه مهربانی کوئ Being Custodian of the House چې کله مونږ خبره کوؤ تاسو مائیک بند کړئ او چې کله بیا د هغه طرف نه خبره کیږی، تاسو مائیک کهلاؤ کړئ، ستاسو نه دا توقع ده بلکہ میڈم سپیکر! آپ سے تو خصوصی توقع ہے کہ اس اسمبلی کو پی ٹی آئی کا جلسہ نہیں بنائیں گے اور اس کو اگر اسمبلی رہنے دیا جائے تو میرے خیال میں یہ سب کے بہترین مفاد میں ہے، اسی حوالے سے میں یہ ضرور بات کروں گا۔ موجودہ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سوری، میں اس کا ذرا جواب کلیئر کردوں۔

جناب سردار حسین: جی، پلیز پلیز۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Actually بزنس جو چلانا ہوتا ہے یہاں پہ بیٹھ کر، اس میں یہ ہے کہ جب کوئسچن ہو تو Relevant to Question اگر Hundred بھی کہہ دیں، میں کہوں گی لیکن اس کو ئسچن کی Relevancy سے ہٹ کر۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: ہاں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: صرف کوئسچنز، Because ایک گھنٹہ تھا. And I have to finish. Anyway, you carry on, okay.

Mr. Sardar Hussain: Agreed, agreed, agreed.

Madam Deputy Speaker: Okay.

جناب سردار حسین: میڈم سپیکر! میرے خیال میں اسمبلی کے رولز قواعد وضوابط کے مطابق اگر کوئی ایسا لفظ، کوئی الفاظ اس طرح کوئی ممبر بول لیتا ہے تو میرے خیال میں پھر رولز میں موجود ہے کہ وہ Expunge ہونے چاہئیں لیکن On the face of act مائیک بند کرنا، یہ ہمارا استحقاق جو ہے وہ مجروح

ہو رہا ہے، جو ہم یہ ریکویسٹ کر رہے ہیں، ہم یہی ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ ہم Relevant بات کریں گے، وہ الگ بات ہے کہ ہماری بعض باتیں حکومت کو شاید اچھی نہ لگتی ہوں، وہ ہمیں جواب دے دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بہتر یہ ہے کہ آپ کال اٹینشن کو آئیں نا، Relevant edge کا۔

جناب سردار حسین: یہ میرے بھائی نے جو Point raise کیا ہے کال اٹینشن پہ غالباً، میں اسی سلسلے میں بات کرنا چاہوں گا کہ پشاور میں خصوصاً یہ صوبائی حکومت نے جو ہامار مہم شروع کی تھی اور بعد میں انہوں نے اعلان کیا کہ وہ مہم جو ہے وہ بند کر دی، جو پیکج تھا، اب ایک انجیکشن جو ہے، وہ میرے خیال میں تقریباً 850 کا ملتا ہے، اب غریب لوگوں کے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں، وہاں بھی روزانہ کی بنیاد پہ یہ اعتراضات آتے ہیں مریضوں کی طرف سے، منسٹر صاحب یہ بھی اگر مناسب سمجھیں اور اس کی بھی مطلب تھوڑی وضاحت کر دیں کہ ہسپتالوں میں اور خاصکر پشاور میں یہ جو انجیکشن ہے، یہ چوہے لوگوں کو مطلب کاٹتے ہیں، چوہے کاٹتے ہیں، اس کا کوئی انتظام ہو جائے میرے خیال میں، تو یہ بہتر ہوگا۔ تھینک یو جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شہرام خان۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: I will allow only، اگر Relevant ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں منسٹر صاحب کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اس سے Relevant ہے؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی، میڈم سپیکر صاحبہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، اوکے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، میڈم سپیکر صاحبہ۔ میں منسٹر صاحب سے جو میرے بھائی نے کال اٹینشن نوٹس لایا ہے، میرا Relevant، میں کوئی لمبی بات نہیں کرنا چاہتا، منسٹر صاحب کے نوٹس میں ہے کہ حویلیاں آر ایچ سی اپ گریڈ ہو کر ڈی کیٹگری میں گئی ہے، کروڑوں روپے اس کے اوپر خرچ ہوئے ہیں، ایکوپمنٹس بھی وہاں پہ چلے گئے ہیں لیکن اب بھی سٹاف نہ ہونے کی وجہ سے، دو میڈیکل سپیشلسٹس ہیں، نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو ایبٹ آباد اور راستے میں کتنے لوگ دم توڑ جاتے ہیں، کوئی شدید ایکسیڈنٹ ہو

جائے، متعدد بار میں نے منسٹر صاحب کے نوٹس میں لایا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آج وہ اس کیلئے کوئی ضروری اعلان کریں اور دوسری بات یہ ہے اسی کے ساتھ کہ ایک ایوب میڈیکل کمپلیکس میں 18 کروڑ روپے کے ایکوپمنٹس خریدے گئے ہیں، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب تک ایکوپمنٹس میں سے کسی چیز کو زیر استعمال نہیں لایا گیا، کیوں نہیں لایا گیا اور وہ وہاں پر کیوں پڑے ہوئے ہیں؟

Madam Deputy Speaker: Nighat Bibi! You wanted? Okay.

سید محمد علی شاہ: د منسٹر صاحب په نوټس کښې جي دا خبره راوستل غواړو چې کوم د دوايانو خبره اوشوه نو د دوئ Main دغه ايم سي سي لسټ چې کوم منظوری شوې ده جي، نو زما په خيال چې په تير جون کښې بجټ پاس شوے دے او ايم سي سي لسټ زما په خيال چې په دې تير مياشت کښې د صوبې نه چې کوم ډسټرکټ ته راځي، هغوی چې څو پورې ايم سي سي لسټ نه وی راغلے ، هغې پورې ته ډسټرکټ کښې د دوائيانو Purchase نشې کولے نو زمونږ صرف دا يو ريکويسټ دے چې جون کښې بجټ اوشی نو پکار دے چې جولائی کښې ايم سي سي لسټ راشی نو کم از کم د دوائيانو فقدان به په هاسپټلز کښې نه راځي۔

جناب شہرام خان {سینئر وزیر (صحت)}: مہربانی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شهرام خان! نگهت بی بی څه وائی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جو محمد علی شاہ باچانے بات کی، میں نے وہی بات کرنی تھی اسلئے میں Repeat نہیں کروں گی جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، جی۔

سینئر وزیر (صحت): شکریہ، میڈم سپیکر! توجہ دلاؤ نوٹس پہ کہ میرے فاضل دوست اور ایم پی اے صاحب نے جو بات کی ہے کہ ڈاکٹرز نہیں ہیں اور اس میں ایک سینئیر ڈاکٹر گریڈ 18 کا نہیں ہے کیونکہ 17 to 18 جو پروموشن ہے، وہ ابھی ہوئی نہیں، ہائی کورٹ میں اس کا کیس چل رہا ہے۔ اس کے علاوہ ایک ٹیکنیشن کی پوسٹ جو کہ ابھی رولز کی Approval ہو جائے گی، چیف منسٹر کو سمری چلی گئی، ہم نے ٹوٹل چینج کر دیئے ہیں ان کے رولز، اور ایک ایل ایچ وی کی پوسٹ ہے، وہ بھی اس کے ساتھ ہے تو وہ بھی Advertise ہو جائے گی۔ تو چار لوگ ہیں، اس میں ایک انستھیزیا ٹیکنیشن کی ہے جو کہ ابھی اس کی رولز

کی، جیسے ہو گی این ٹی ایس کے تھرو، ان شاءاللہ مہینے ڈیڑھ میں اس کی بھرتی ہو جائے گی۔ بہر حال جہاں تک انہوں نے کہا، دوائیاں بھی ہیں، دوائیوں کی ایم سی سی لسٹ کیونکہ اس کا طریقہ کار ہم نے چینج کر دیا تھا اس کی وجہ سے تھوڑا Delay ہوا، آنے والے سال کیلئے ابھی سے ہم سارا پراسیس کر رہے ہیں، فرسٹ آف جولائی کو ان شاءاللہ ہم آرڈر Place کریں گے دوائیوں کیلئے اور اس سال کیلئے Already ہو گئی ہیں، دوائیاں آ بھی گئی ہیں، وہ موجود ہیں، تھوڑی بہت کمی ہے، ان شاءاللہ وہ ختم ہو جائے گی۔ بہر حال باچا صاحب کی جو بات ہے، اس سے میں Agree کرتا ہوں اور فرسٹ جولائی سے وہ آرڈرز Inplace ہوں گے، بہر حال یہ ہے کہ جنریٹر کی بات کرتے ہیں دوسرے کی تو اس کیلئے تو فنڈز ہم Already produce کر رہے ہیں کہ وہ مسئلہ حل ہو جائے گا لیکن ہمارے، (مداخلت) (جناب محمود جان، رکن اسمبلی سے) یا هلکه! غلے شه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محمود جان، پلیز۔

سینیئر وزیر (صحت): تو وہ ہو جائے گا ان شاءاللہ۔ ویکسینز کی بات کی، وہ Already ہاسپٹلز میں ہیں، Provide ہیں، اس میں کوئی ایشو نہیں ہے اور نلوٹھا صاحب نے ایک بات کی، کیونکہ اس سوال کے ساتھ اس کا کوئی Relevance ہے؟ تو اس کیلئے تو دوبارہ کوئی کوسچن لانا چاہیں، وہ بھی بہتر ہے، بہر حال چلیں میں جواب دے دیتا ہوں کہ Already hiring چل رہی ہے گریڈ 18 کی، سپیشلسٹ پوزیشنز کی پبلک سروس کمیشن میں، کوئی پندرہ ڈاکٹرز کی ریکوزیشن آج آئی ہے، کچھ کی ابھی آنے والی ہے In between اگر وہ Longer time لیتے ہیں تو اس کو Already adhoc basis پہ بھی ہم نے اپنا پروسیجر Complete کر لیا ہے، اس کے حوالے سے بھی ہم اس کو سٹاف جو ہے، وہ ہم ان کو دے دیں گے ان شاء اللہ، تو وہ کوئی ایشو نہیں ہو گا، وہ آپ کا مسئلہ ابھی حل ہو جائے گا ان شاءاللہ، تو اس طرح کا کوئی ایشو نہیں ہو گا، مسئلہ حل ہو جائے گا اور جہاں تک۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر! زه دا وایم چې۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم خان! هغوی لا کوئسچن نه دے خلاص کړے، تاسو کېنېنئ، سوری جواب ئے نه دے خلاص کړے۔

سینیئر وزیر(صحت): میری بات تو سن لیں، میرے دوست ایم پی اے صاحب ہیں، ان کے والد صاحب منسٹر بھی تھے پچھلی گورنمنٹ میں، تو اتنے گلے نہ کریں، وہ اپنے دور میں بھی تھوڑا سا نظام کو بہتر کرتے تو ہم پہ تھوڑا سا لوڈ کم ہو جاتا۔

جناب فخر اعظم وزیر: وہ تو جو آپ کر سکتے ہیں، وہ تو کر لیں نا، ہاں۔

سینیئر وزیر(صحت): وہ بالکل کریں گے، ان شاء اللہ۔

جناب فخر اعظم وزیر: تو یہ آپ کہہ رہے ہیں کہ ایڈورٹائزمنٹ کریں گے، تیں سال اس میں لگ گئے، اب دو سال اس میں لگیں گے۔You are competent authority.-----

(قطع کلامیاں اور شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم خان!

سینیئر وزیر(صحت): مجھے ایڈریس نہ کریں، سپیکر کو ایڈریس کریں۔

(شور)

جناب فخر اعظم وزیر: میری بات تو سن لیں میڈم، آپ کہہ رہے ہیں اشتہار ہو گا، کس طرح آپ کرتے ہیں؟

Madam Deputy Speaker: Fakhr e Azam! Through the Chair, please.

جناب فخر اعظم وزیر: میډم سپیکر! لکه دوئ وائی هغه Advertise کوؤ به، میډم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شهرام خان! د دوئ یو کوئسچن یو حصه وه، Which is very valid. وائی چې The X-ray machine is not running because of the generator, that is very important.

سینیئر وزیر(صحت): I have already responded to that، میری ان سے پھر ہو گی کہ Already جنریٹر انہوں نے کہا کہ چھوٹا ہے، وہ لوڈ برداشت نہیں کرتا تو ان کا پوائنٹ میں نے نوٹ کر لیا ہے، میں ڈیپارٹمنٹ سے کہہ دوں گا، آنے والے بجٹ میں ہم اس کیلئے Especially POL کیلئے جنریٹرز کیلئے پیسے ہم-----

جناب فخر اعظم وزیر: آنے والے بجٹ میں اشتہار ہو گا۔

سینیئر وزیر(صحت): جی؟

جناب فخر اعظم وزیر: جی ہاں، بات کریں آپ۔

سینیئر وزیر(صحت): جس طرح آپ کے دور میں اشتہار ہوا تھا، عجیب بات کرتے ہیں آپ۔ (تالیاں) آپ کہاں تھے، جب آپ کے والد صاحب منسٹر تھے، آپ کہاں پہ تھے؟ آپ کے والد صاحب، آپ کے والد صاحب منسٹر تھے، آپ کہاں پہ تھے؟ آپ نے کیوں اس وقت، اور ہزاروں لوگ بھرتی کئے، جنریٹر میں پیٹرول بھی ڈالتے اور جنریٹر بھی بڑالاتے؟ کوئی طریقہ ہے، بات کرنے کا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب فخر اعظم وزیر: ابھی آپ کہتے ہیں کہ ایڈورٹائزمنٹ ہو گا تو دو سال اس میں لگائیں گے، This is your responsibility-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شہرام، شہرام۔

سینیئر وزیر(صحت): میڈم سپیکر! طریقہ نہیں ہے بات کا، ان کو Manners سکھائیں، یہاں پہ پہلے، یہ کوئی طریقہ ہے بات کرنے کا؟

جناب فخر اعظم وزیر: آپ کہہ رہے ہیں اشتہار ہو گا، کس طرح آپ کرتے ہیں؟

Senior Minister for Health: He should not talk to me like that.

جناب فخر اعظم وزیر: دا ستاسو ډیر ښه سستم دے ، وائی چې مونږ سستم ټهیک کوؤ ، هسپتالونه ټهیک کوؤ ، اشتہار دیں گے، بجٹ میں دیں گے، نو دوئ ما ته خو ریلیف د راکړی کنه، د سټاف کمے دے ، بل هسپتال نه اوغواړه۔

(شور)

سینیئر وزیر(صحت): ستاسو د هغې نه بهتر دے ، غلا مو نه ده کړې، غلا ، بهتر دے ، ستا د هغې نه بهتر دے-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شہرام، شہرام، فخر اعظم! پلیز۔

سینیئر وزیر(صحت): ستا د هغې نه بهتر دے ، بدمعاشی به نه کوې په دې هاؤس کښې، بدمعاشی به بالکل نه کوې، دا اسمبلی ده، اسمبلی، اسمبلی، اسمبلی،

بدمعاشی به نه کوي۔ کال اټینشن دے ، جواب به ورکوؤ ، که بدمعاشی کوي نو بیا به هغه جواب ورکوؤ۔

Madam Deputy Speaker: Fakhr-e-Azam, please sit down.

او شهرام! ته هم کښینه پلیز ، فخر اعظم! پلیز ته کښینه۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: Madam! This is not the way ، مونږ دلته راغو ، ریلیف د پاره راغو ، دلته چې کوم رولز دی ، زه اپوزیشن ممبر یم ، ما ته خو هم فونونه راځی نو چې ما ته اسمبلئ کښې ریلیف نه ملاویږی نو زه څه اوکړم بیا ؟

Madam, it's not a proper way.

محترمہ نگہت اورکزئی: میڈم، میڈم۔

Madam Deputy Speaker: You! related to this? Okay, Nighat Bibi, related to this, Nighat Bibi.

محترمہ نگہت اورکزئی: جی۔

Madam Deputy Speaker: You wanted to say something?

محترمہ نگہت اورکزئی: میں یہ کہہ رہی ہوں میڈم! کہ منسٹر صاحب تھوڑا سا اپنا Tempo ایسا رکھیں کیونکہ ان کے علاقے کا ہے تو وہ ان کو تھوڑا یہ کہہ دیں کہ بھئی Already جو ہے، تو ان کے باپ کی منسٹری کا وہ کہنا، تو ہم بھی بہت ساری باتیں کر سکتے ہیں، یہ طریقہ نہیں ہے کہ آپ۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! یہ کونسا طریقہ ہے، یہ کونسا طریقہ ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آرام سے بیٹھیں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: یہاں تک تو ہمارے پاس بھی ہے، آپ ضلعی ناظم رہ چکے ہیں، آپ نے وہاں پہ کیا کیا، آپ نے وہاں پہ کیا کیا تھا؟ میڈم! یہ طریقہ نہیں ہے کہ باپ کی منسٹری کو یہاں پہ لایا جائے اور فلاں کو یہاں پر لایا جائے، This is not the way، پھر ہمارے پاس بھی بہت سی باتیں ہیں کہ ہم یہاں پر بیٹھ کر کر سکیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: که دوئ ریلیف نشی راکولې نو صفا د اووائی، 'سوری' ، دا هیڅ خبره نه ده خو دا سې د نه وائی چې آپ کا والد منسٹر رہا ہے، میرے والد۔۔۔۔

سینئر وزیر (صحت): ورکوم ورله کنه ، د دې نه بهتر ورکوم۔

محترمہ نگہت اورکزئی: نہیں، This is the wrong way, this is the wrong way، نہیں آپ نہیں کر سکتے ہیں شہرام خان! آپ کسی کے والد کو یہاں پہ Quote نہیں کر سکتے ہیں، نہیں بدمعاشی کی بات نہیں ہے، آپ منسٹر ہیں۔

سینیئر وزیر(صحت): بدمعاشی سے بات نہیں کریں گے۔

جناب فخر اعظم وزیر: میں بدمعاشی سے بات نہیں کر رہا۔

سینیئر وزیر(صحت): عزت سے بات کریں، عزت سے جواب ملے گا۔ یہ ان کا طریقہ غلط ہے، دیکھیں پوری اسمبلی نے سوال کئے، میں نے جواب دیئے، میرا Responce بالکل نرم تھا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم! تہ کښېنه۔ محمد علی شاہ And then شاہ فرمان۔ محمد علی شاہ، محمد علی شاہ، پلیز مائیک آن کریں۔ محمد علی شاہ کا مائیک آن کر دیں، پلیز۔

جناب فخر اعظم وزیر: تہ منسټر ئې، زہ اپوزیشن ممبر یم، زہ بہ راځم، تہ بہ ما تہ ریلیف راکوې، It's your duty, you have to do، تہ بہ کوې زما کار، زہ بہ در نہ ریلیف غواړم، دا بہ راکوې او چې نشې راکولې نو صفا اووایہ چې سوری، بیا بہ مونږ لاړ شو۔

سینیئر وزیر(صحت): درکوم درلہ کنہ، پرابلم څہ دے ؟

جناب فخر اعظم وزیر: زما پلار الحمد للہ منسټر وو، ګټلې ئے وہ او راغلے وو، کار ئے کړے وو، د خلقو خدمت ئے کړے وو، دا څہ خبرہ شوہ ؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محمد علی شاہ کا مائیک آن کر دیں پلیز، محمد علی شاہ باچا۔ شہرام! تہ پلیز کښېنہ۔ محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: میډم! ستاسو شکریہ ھم ادا کوم۔ دلتہ چې مونږ راځو دې اسمبلئ کښې دا ټول مونږ اپوزیشن ایم پی ایز یو، Colleagues یو، وروڼہ یو، ھغوی ھلتہ ګورنمنټ دے، مونږ اپوزیشن یو، مونږ بہ خپلې مسئلې دې اسمبلئ کښې بہ پیش کوؤ، خپلې مسئلې بہ ھم دې اسمبلئې کښې وړاندې کوؤ چې یرہ زمونږ پہ حلقہ کښې دا مسئلہ دہ خو کم از کم داسې پرسنل اټیک یا پہ والد صاحب باندې

یا په دغه باندې نو کم از کم دا مناسب نه ده، نو زما منسټر صاحب ته دا ریکویسټ دے چې اوس زه خپله مسئله ګورنمنټ ته نه دغه کوم نو هغه به خو هم دا فلور دے کنه جی، چې په دې فلور ئے زه نه پیش کوم، زه به خپل عوامو له څه جواب ورکوم؟ نو دومره پرسنل اټیک نه دے پکار، په تسلئ باندې په قلاره باندې پکار دے چې مونږ له جواب را کړی، میډم سپیکر صاحبه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔ نگہت بی بی، ون منٹ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: میڈم سپیکر! یہاں پہ ظاہر ہے کہ پی ٹی آئی، ظاہر ہے ان لوگوں نے تو پی ٹی آئی میں اپنی پارٹی ضم کر دی ہے اور پھر اس کے علاوہ جماعت اسلامی ہے، میڈم سپیکر صاحبہ! یہاں پہ یہ بات کرنی کسی ایکس منسٹر کے بارے میں کہ اس نے بھرتیاں کی ہیں تو میں آپ کے توسط سے، تمام منسٹروں سے، میں ان تمام منسٹروں کی فائلیں نکلوالوں اور نکل آئیں گی، دو سال کے بعد نکل آئیں گی کہ کتنی ہزاروں بھرتیاں ہوئی ہیں اور آ رہی ہیں، نیب اور احتساب میں آ رہی ہیں اور اخبارات میں بھی آ رہی ہیں، پھر کوئی بھی اگر یہ کہے کہ آپ کے باپ نے منسٹری میں اتنے لوگ بھرتی کروائے ہیں اور آپ کا باپ یہاں پر، اتناRudely جواب دینا کسی منسٹر کیلئے میڈم سپیکر! ہم آپ سے توقع کرتے ہیں کہ اگر کوئی منسٹر اس طریقے سے جواب دے تو پلیز آپ اس کا مائیک بند کر دیں جس طرح آپ ہمارا مائیک بند کر دیتی ہیں، تو آپ جو ہے اس کو ادھر ہی روک دیا کریں کہ یہ۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Okay. Shah Farman, Shah Farman, is it related to this?Please اس کے باہر نہیں جانا۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): یس، ایک تو میڈم سپیکر! اس سوال کے دو پورشنز تھے، ایک تو ہیلتھ کے حوالے سے اور ایک بابک صاحب نے بات کی چوہوں کے حوالے سے بھی جو کہ پبلک ہیلتھ اور ڈبلیو ایس ایس پی سے Related ہے، میں اس پہ بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ جو یہاں پر میڈم سپیکر! ایک مسئلہ ہے، وہ یہ ہے کہ اگر کوئی ڈیپارٹمنٹ کام کر رہا ہے تو اس کام کو Appreciate کرکے اور مانا جائے کہ یہ بات اس طرح ہے کہ یہاں یہاں یہ کمی ہے، اگر سوال کے اندر کوئی اس طرح کی بات ہو کہ آگے سے بندے کو ویسے ہی Feel ہو جائے کہ اس کا کام کرنے سے زیادہ میری اوپر بات ڈالنے کی ہے لیکن محمد علی شاہ باچا نے بڑی صحیح بات کی ہے، بالکل یہ صحیح ہے کہ اپوزیشن والے بلکہ گورنمنٹ کے ایم پی ایز بھی ایشوز

اٹھاتے ہیں، اگر وہ مطمئن نہیں ہیں اور منسٹر کنسرنڈ کا فرض بنتا ہے کہ وہ جواب دیں گے، To the point دیں گے، Unfortunately ماحول اگر خراب ہو جائے تو اچھا نہیں لگتا۔ جو دوسرا اپوزیشن بابک صاحب نے اٹھایا تو میں یہ بتادوں کہ واقعی یہ چوہوں کا مسئلہ Serious ہے کیونکہ پچھلے پچیس دن کے اندر صرف ایل آر ایچ کے اندر کوئی 374 کیسز رجسٹرڈ ہوئے ہیں جس میں چوہوں نے بچوں کو اور خواتین کو کاٹا ہے۔ چونکہ ویکسین Available ہے تو اس لحاظ سے کوئی Death toll نہیں ہے لیکن It's a serious case، ہم نے جس کی Analysis کی ہے میڈم سپیکر! دو چیزیں ہیں، ایک تو ڈبلیو ایس ایس پی نے جو سیوریج سسٹم کی Renovation کی کوشش کی اور اس کے اندر چھیڑا گیا تو یہ سارے چوہے ڈسٹرب ہو گئے، دوسرا، جو پچھلے ساٹھ سال سے یہاں پر پشاور کے اندر Encroachment تھی، جب اس Encroachment کو ہٹایا گیا لیکن میں یہ کہہ دوں تو ان چوہوں کی Age معلوم کی جائے تو یہ آٹھ نو سال کے چوہے ہیں (قہقہے) یہ کوئی بچے نہیں ہیں، یہ بڑے پرانے چوہے ہیں (قہقہے) اور اس میں ہماری کوئی وہ نہیں ہے، صرف، صرف میں یہ کہتا ہوں (قہقہہ) میں یہ کہتا ہوں کہ یار! ہماری تو ذمہ داری ہے، ہم نے Encroachment ہٹائی ہے، ہم نے سیوریج سسٹم کے اندر کام شروع کیا اور یہ چوہے باہر نکل آئے لیکن اگر یہ پچھلی گورنمنٹ کے اندر ان کو مار دیتے تو شاید یہ اتنا بڑا مسئلہ نہ ہوتا، بہرحال ہم اپوزیشن سے یہ ریکویسٹ کرتے ہیں۔۔۔۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Thank you, Shah Farman. Next, Mr. Muhammad Reshad Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 797. Fakhr-e-Azam is, he is satisfied, I think.

<u>جناب شاہ حسین خان</u>: چوہوں کی عمر بتانی چاہیئے، جو طبعی عمر ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اوکے۔ ہیلتھ منسٹر صاحب، ہیلتھ منسٹر کا مائیک آن کر دیں۔

<u>سینیئر وزیر (صحت)</u>: شکریہ جی۔ بھائی ہیں میرے، میرے دوست ہیں اور سالوں سے ایک اچھی ہماری وہ ہے، اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے، تھوڑی سی Misunderstanding حالانکہ سوال کئے اور میں نے جواب بھی دیا، تو اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے، یہ بھی محترم ہیں، ان کے باقی جو ہمارے جتنے Colleagues ہیں یا ہم سے پہلے جو آئے ہیں یا بعد میں جو بھی آئیں گے، سارے محترم ہیں اور ان کا مسئلہ میں نے نوٹ بھی کیا ہے، چونکہ تھوڑی سی وہ ہو گئی ہے، اس کیلئے میں معذرت خواہ ہوں کہ ان کو کوئی گلہ

شکوہ نہ ہو (تالیاں) اور ان کے جو مسائل ہیں، وہ میں نے دیکھے بھی ہیں، ان کو ہم حل بھی کر رہے ہیں، ان کو پھر بھی اگر کوئی شکایت ہو گی، میں ان کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا اور ان کے جو مسائل ہیں Priority پہ ہم اس کو ان شاءاللہ ہم Settle down کریں گے کیونکہ Health facilities میں سروسز Provide کرنا، وہ ہماری Responsibility ہے اور ممبرز آف پارلیمنٹ جو ہیں، ایشو Raise کرنا، وہ ان کا Right ہے تو میرے دوست ہیں، میرے بھائی ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Mr. Reshad Khan, to please move his call attention No. 797.

جناب محمد رشاد خان: مہربانی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں جناب وزیر برائے محکمہ امداد بحالی و آباد کاری کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ حالیہ بارشوں میں ضلع شانگلہ بری طرح متاثر ہوا ہے، اس میں انیس افراد لقمہ اجل بن گئے، سینکڑوں افراد شدید زخمی ہوئے اور ان کے گھر بار بھی تباہ ہو چکے ہیں، سکولز، مساجد، مدارس، روڈز اور آبنوشی کی سکیمیں مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہیں، آمد و رفت کے نظام کو شدید نقصان پہنچا ہے، ایک مہینہ گزرنے کے باوجود حالات جوں کے توں ہیں، ضلع شانگلہ کو آفت زدہ قرار دیا جا چکا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)} جناب محمود خان سے بغلگیر ہوئے جس پر اراکین اسمبلی نے تالیاں بجائیں)

جناب محمد رشاد خان: مگر افسوس کہ تاحال بحالی کیلئے عملی اقدامات نہیں اٹھائے گئے، لہذا ہنگامی حالات میں ہنگامی اقدامات اٹھائے جائیں۔

میڈم سپیکر! آپ کی اجازت سے میں دو تین منٹ اس پہ بات کرنا چاہوں گا۔ جیسے کہ نوٹس سے ظاہر ہے کہ گزشتہ ماہ کے پہلے ہفتے میں ہونے والی بارشوں کے نتیجے میں آنے والے سیلاب نے ضلع شانگلہ کو بری طرح سے متاثر کیا، گھر بار، مساجد، مدارس سب کچھ پانی میں بہہ گیا، سکولز جو ہمارے، جو روڈز کا نظام ہے، جو آبنوشی کی سکیمیں ہیں، وہ مکمل طور پر تباہ ہو گئیں، Suspension bridges جو ہیں وہاں پر، وہ تقریباً سب تباہ ہو چکے ہیں اور اس دوران وزیر اعلیٰ صاحب نے شانگلہ آنے کا دورہ کیا، بدقسمتی سے وہاں پر بعد میں ہمیں بتایا گیا کہ ہیلی پیڈ مناسب نہیں بنا تھا جس کی وجہ سے وہ شانگلہ کا دورہ نہ کر سکے لیکن اسی ٹائم

ہمیں پتہ چلا کہ شانگلہ میں لینڈنگ نہ کرنے کے بعد وہ صوابی میں مرغز میں جلسہ عام سے خطاب کر رہے ہیں تو میڈم سپیکر! اس کے بعد سپیکر صاحب، آئے اسد قیصر صاحب، اگلے دن اور انہوں نے سی ایم صاحب کے Behalf پر شانگلہ کا دورہ کیا، وہاں پر میں نے اور ڈپٹی کمشنر صاحب نے ان کو بریفنگ دی جو ساری صورتحال ان کے سامنے لائی گئی، چار پانچ، چھ چیزیں جو موٹی چیزیں ہیں، ان پہ ڈسکشن ہوئی اور وہ ہم نے سپیکر صاحب کے سامنے۔۔۔۔۔

(اذان)

جناب محمد رشاد خان: سپیکر صاحب کے سامنے پانچ چھ چیزیں جو ہیں، ان پر بعد میں ان کو بتایا گیا کہ ابھی گزشتہ دنوں یہاں پہ اورکزئی ایجنسی میں مئی میں ایک واقعہ ہوا تھا جس میں سینکڑوں جانیں گئیں شانگلہ کی تو وہ وہاں کے لوگ اس صدمے سے ابھی باہر نہیں آئے تھے اور 2015ء میں جو زلزلہ آیا تھا، اس کے متاثرین کی آہ و پکار اور ان کی جو جو مشکلات ہیں، ان کا ازالہ تاحال نہیں کیا گیا تھا، اس دوران ایک نئی آفت آگئی، تو سب سے پہلے ہم نے ان سے کہا کہ جو زخمی ہیں، وہ گھر جو ہیں جن کی نشاندہی ہو چکی ہے کہ یہ Damage ہیں، یہ تباہ ہو چکے ہیں، ان کو معاوضہ دیا جائے، زخمیوں کو معاوضہ دیا جائے لیکن ایک مہینہ گزرنے کے باوجود ابھی تک نہ کسی گھر کو معاوضہ دیا گیا ہے، نہ کسی زخمی کی شنوائی کی گئی ہے حالانکہ وہ دربدر ٹھوکریں کھا رہے ہیں، ہسپتالوں میں زخمی سینکڑوں کی تعداد میں ہیں، ایک مہینہ گزر چکا ہے میڈم سپیکر! ابھی تک ایک روپیہ بھی یہاں سے وہاں ٹرانسفر نہیں ہوا۔ دوسری چیز، وہاں پہ جو روڈز کا نظام ہے، مکمل طور پر مین روڈ، لنک روڈز، مین روڈ بحال ہو چکا ہے اور لنک روڈز جو ہیں، وہ سارے تاحال بند ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: امتیاز قریشی صاحب! آپ یہ سنیں، ابھی آپ نے جواب دینا ہو گا۔

جناب محمد رشاد خان: آبنوشی کی جو سکیمیں تھیں، ان کی ریکویسٹ کی گئی تھی اور سپیکر صاحب نے اس کو مانا بھی کہ فی الفور ان کی بحالی کا کام شروع کیا جائے اور ابھی تک وہاں پر ایک بھی آبنوشی سکیم بحال نہیں ہوئی اور جو صاف پانی کیلئے لوگ جو ترس رہے ہیں اور روڈوں کا یہ جو نظام ہے اسی طریقے سے تو یہ انہوں نے وہاں پہ ہمیں ایک تسلی دی، وہاں پر ہمارے ایک معاون خصوصی پشاور سے ہمارے ایم پی اے ہیں، وہ بھی وہاں پر موجود تھے جنہوں نے ڈی سی صاحب کو کہا کہ آپ ریلیف کا کام شروع کریں تو میں نے کہا کہ آپ

زبانی احکامات نہ دیں، یہ کونسا طریقہ ہے؟ آپ زبانی احکامات دے دیتے ہیں اور انہی احکامات کے نتیجے میں وہاں پرڈی سی صاحب نے ریلیف کا جو فنڈ تھا، اس سے بھی پیسے لگائے۔ پھر ان کے خلاف بھی وہ پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے، وہ پریشان ہیں کہ میں کیا کروں؟ تو میڈم سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ سپیکر صاحب نے فضائی دورہ بھی کیا، گراؤنڈ میں گئے، انہوں نے حالات سارے دیکھے، ہم نے ان سے ریکویسٹ کی کہ روڈز میں، ہمیں آبنوشی میں، ہمیں ایریگیشن میں، ہمیں لوکل گورنمنٹ میں، ہمیں ایک پیکیج چاہیئے، پیکیج کے اعلانات چاہئیں۔ انہوں نے شانگلہ کو آفت زدہ قرار دینے کا اعلان کیا اور ابھی بھی شانگلہ آفت زدہ ڈیکلیئر ہو چکا ہے، وہاں پر انہوں نے سی ایم صاحب کے Behalf پہ کہا۔۔۔۔۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Reshad Khan, I think----

<u>جناب محمد رشاد خان</u>: میڈم! میں تھوڑی سی بات، کیونکہ وہاں پر لوگ ہم سے پوچھ رہے ہیں، ابھی تک لوگوں کے روڈز بند ہیں، لوگ پیدل جا رہے ہیں، زخمیوں کے ساتھ کیا کریں، پانی کی سکیموں کے ساتھ کیا کریں؟ آمد ورفت سب کچھ، تو مجھے دو منٹ کیلئے کہنے دیں اور ان شاء اللہ یہاں سے اس مسئلے کا حل نکلنا چاہیئے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: خیر ہے، آپ ایڈجرنمنٹ موشن لا سکتے ہیں نا اس پہ۔

<u>جناب محمد رشاد خان</u>: میڈم! ایک منٹ، تو میڈم! 1122 کے قیام کا اعلان وہاں پہ ہوا، ہم نے ریکویسٹ کی، میڈم! ایک اہم چیز جو ہے جو 2015 کے زلزلے میں بھی اس ایوان میں میں کہہ چکا ہوں اور سی ایم صاحب سے بھی میری بات ہوئی تھی زبانی کہ پی ڈی ایم اے کا کردار کیا ہے؟ اس کا کردار ہمیں سمجھ نہیں آ رہا ہے میڈم! کہ مطلب یہ کونسے Disaster کی مینجمنٹ کرتے ہیں اور کریں گے؟ 2015 کے متاثرین تو ابھی تک در بدر ہیں، حکومت کے پاس ان زلزلہ متاثرین کا حل نہیں ہے۔ سیلاب میں لوگ جو ہیں، ان کے ساتھ جو حالتیں ہو رہی ہیں، پی ڈی ایم اے کہہ رہا ہے کہ ہم ٹھیک کام کر رہے ہیں، ان کا کام کیا ہے؟ اگر ان کیلئے کوئی مسئلہ ہے، ریلیف آئٹمز پر جو ہے، ریلیف فنڈ سے، یہ کوئی قدغن نہیں لگانی چاہیئے، وہ ڈی سی صاحب کو چھوڑ دیں، وہاں پہ جو انتظامیہ ہے، ان پہ چھوڑ دینا چاہیئے کہ ان پیسوں کو کہاں پہ خرچ کرے؟ وہ بھیج دیتے ہیں، بالٹیاں بھیج دیتے ہیں، وہاں پہ روڈز بند ہیں، روڈز کیسے کھولیں؟ وہاں ہمیں تولیہ بھیج دیتے ہیں، ٹینٹ بھیج دیتے ہیں، وہاں پہ ہمیں پانی کی سکیموں کو بحال کرنا ہے، تو اس بارے میں ہماری بات ہوئی

تھی وہاں پہ اور ہمیں بتایا گیا تھا کہ یہ ایک دو دن میں ہو جائے گا لیکن تاحال ابھی تک اس میں نہ کوئی بات کی گئی، نہ کوئی مسئلے کا حل نکالا گیا، تو میری میڈم! آپ سے یہ درخواست ہے بلکہ میں حکومت کے نوٹس میں یہ لاؤں گا کہ فی الفور، مطلب ہے آج کل اس کا فیصلہ ہونا چاہیئے کہ یہاں سے بات کرنے پر کل وہاں پہ جو ہے معاوضے کا سلسلہ بھی شروع ہونا چاہیئے، جہاں پہ یہ چیزیں بند ہیں ان کو کھولنا چاہیئے اور ایک میٹنگ ہونی چاہیئے جس میں سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو، پی ڈی ایم اے، اریگیشن اور پبلک ہیلتھ کے سیکرٹریز بیٹھے ہوں، سی ایم صاحب ہوں، ہماری ضلعی انتظامیہ کو بلایا جائے، آفت زدہ ضلع ہے، ہنگامی حالات ہیں تو ہنگامی اقدامات کی ضرورت ہے، تو چاہیئے کہ ضلعی انتظامیہ کو پشاور بلایا جائے اور یہاں پہ جو سیکرٹری صاحبان ہیں، سی ایم صاحب ان سے میٹنگ کریں اور ہمیں اس مسئلے کا حل نکالا جائے اور میڈم! اس پر باقاعدہ بحث کی ضرورت ہے کیونکہ کوہستان میں بھی وہاں پہ جو ہوا اور وہ سلائیڈ آئی، میرے خیال میں بیس سے لیکر تیس پینتیس تک لاشیں ابھی تک ملبے تلے دبی ہوئی ہیں، ایک مہینہ گزر چکا ہے اور اس ملبے کو وہ قبریں قرار دی گئی ہیں، میڈم! یہ کدھر ہوتا ہے؟ یہ تو ادھر، تو میری درخواست ہے-----

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> رشاد خان بہت Valid ہے آپ کا پوائنٹ، لیکن میرا اپنا خیال ہے کہ آپ ایڈجرنمنٹ موشن لے آئیں لیکن سلیم خان صاحب بھی کچھ اسی سے Related بات کہنا چاہتے ہیں۔

Okay, Saleem Khan, one minute, please نماز

<u>جناب سلیم خان:</u> میڈم سپیکر! مہربانی اس سے Related ہے۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Okay, thank you.

<u>جناب سلیم خان:</u> میڈم! رشاد خان نے جو بات کی، یہ بالکل Valid point ہے جی، نہ صرف ضلع شانگلہ کا مسئلہ ہے بلکہ پورے صوبے کے اکثر اضلاع کا یہ مسئلہ ہے۔ جب سے یہ بارشوں کا سلسلہ گزشتہ سال سے شروع ہوا ہے، خاص کر ملاکنڈ ڈویژن کے جو اضلاع ہیں، بہت بری طرح متاثر ہو چکے ہیں، پہلے سیلاب سے پھر بعد میں زلزلے سے، اب پھر دوبارہ سیلابوں کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے تو اس حوالے سے میڈم! خاص کر میں چترال کی بات کروں گا، چترال کے لوگ بری طرح سے ساری ویلی سے کٹے ہوئے ہیں، مین سٹی سے اور لوگ جو ہیں نا، بالکل ابھی پہنچ نہیں سکتے اور جہاں تک کہ افغان کے لوگ آپ کو پتہ ہو گا میڈم!-----

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے سلیم خان صاحب! نماز کا ٹائم ہو رہا ہے۔

جناب سلیم خان: وہ ہجرت کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں، ہجرت کرنے پر، وہ آپ کے نوٹس میں آیا ہوگا۔ تو میڈم! میری گزارش یہ ہے کہ اس کے اوپر ایک فل ڈیبیٹ ہونی چاہیئے اس ہاؤس کے اندر اور حکومت ہمیں بتائے کہ حکومت کے پاس کیا پالیسی ہے ان علاقوں کی بحالی کیلئے اور ان لوگوں کی بحالی کیلئے حکومت نے ابھی تک کیا کچھ کیا ہے اور آگے کیا کرنا چاہتی ہے؟ تو میری گزارش یہ ہوگی اس کے اوپر کہ ایڈ جرنمنٹ موشن کے طور پر باقاعدہ اس کے اوپر ڈیبیٹ ہونی چاہیئے تاکہ پتہ چلے کہ حکومت کیا کر رہی ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہی تو میں کہہ رہی ہوں کہ پلیز ایڈ جرنمنٹ موشن لے آئیں۔

That is my request to you.

جناب سردار حسین: زه جی په دیکښې یو خبره کوم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: که مونږ قضا شو نو .I will not be responsible, yes

جناب سردار حسین: الله لوئې دے که خیری، الله به مونږ معاف کوی ان شاء الله۔ میډم سپیکر! شکریه۔ دا حقیقت دا دے چې دا د ملاکنډ ډویژن چې دا کومه خبره دوئ راپورته کړه، کوهستان کښې بیا چې په یو پوره کلی کښې17 نه واخله غالباً فګرز کښې غلطیږم 25/20 خلق په هغې کښې شهیدان شوا و چې د حکومت د طرف نه هیڅ امداد لا نړو هغه ځائې چې دے هغه اجتماعی قبرا و ګرځولے شو۔ د چترال خبره سلیم خان اوکړه، میډم سپیکر! زه د حکومت په نوټس کښې راوستل غواړم، دا حکومت لږ مصروفه غوندې دے، دا حکومت نن غصه هم ډیر زیات دے نو که لږ مونږ ته متوجه شی نو مهربانی به وی۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شهرام! پلیز، هغوی وائی زما کوئسچن ته لږ غوږ کیږدئ، یس۔

جناب سردار حسین: اؤ جی، ما وئیل چې نن دا حکومت غصه هم دے نو که مونږ ته لږ متوجه شی نو مهربانی به وی۔ دا چترال کښې، چترال کښې خو داسې عجیبه سیچویشن شروع شوے دے چې خلق افغانستان ته، دهمکی ئے ورکړې ده، افغانستان ته ئے هجرت شروع کړے دے او ډیر خاندانونه یو ډیرې لوئې قافلې په شکل کښې دهمکی ملاؤ شوې ده۔ باید چې دا صوبائی حکومت د دې سنجیده مسئلې نوټس واخلی ځکه چې هلته د زلزلې په وجه باندې، بیا د بارانونو په وجه باندې چې کومه تباهی شوې ده هلته، بالکل څه رنګ چې دلته رشاد خان خبره

اوکړه، د شانګلې خبره ئے اوکړه یا هغلته د بحالئ کار چې دے، هغه د نیشت برابر دے، زما دا خیال دے چې دا ډیره زیاته سیریس خبره ده، د چترال دا هم چې هغلته خلقو دهمکی ورکړې ده، قافلې روانې شوې دی او دا دهمکی ئے ورکړې ده چې مونږ احتجاجاً دا ملک پریږدو، دا صوبه پریږدو، افغانستان ته هجرت کوؤ، دا حکومت په نوټس کښې دا خبره راولم چې دې باندې لږ سنجیده غور اوکړی نو مهربانی به وی۔

Madam Deputy Speaker: Law Minister! Please this is really a very complex and complicated issue

د دې څه Solution دغه ورکړئ، جواب ورکړئ What you are going to do?

جناب امتیار شاہد (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ میډم سپیکر! شکریه، زه د ټولو ممبرانو صاحبانو شکریه ادا کوم چې دوئ دا ډیر Serious issue باندې خپل خپل تحفظاتو اظهار اوکړو۔ میڈم! اردو میں بات کروں، میرے خیال میں سب کو سمجھ آئے۔ ضلع شانگلہ میں، اس میں شک نہیں ہے کہ بارشوں کی وجہ سے سڑکوں، سرکاری عمارات، لینڈ سلائیڈ نگ کی وجہ سے کافی نقصان ہوا ہے اور ضلعی انتظامیہ Aligned Departments نے اس وقت بھی فوری اقدامات اٹھانے کا حکم دیا۔ پہلے مرحلے میں تمام سڑکیں آمد ورفت کیلئے ایمرجنسی فنڈز سے کھولنے کیلئے اقدامات کسی حد تک کئے گئے اور تمام آبنوشی کی سکیموں کو ایمرجنسی کی بنیاد پر بحال کیا گیا، محکمہ ریلیف امداد بحالی نے ضلع شانگلہ کیلئے خصوصی پیکیج کے تحت بارشوں سے متاثرہ سڑکوں، پلوں، آبنوشی کا خزانے سے جتنا بھی نقصان ہوا ہے، Round about 537.7 million کی خطیر رقم جاری کرنے کیلئے فنانس کو سمری بھیجی گئی ہے، میں استدعا کرتا ہوں، فنانس منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، اس میں شک نہیں ہے کہ چترال اور ملاکنڈ ڈویژن میں جو نقصان ہوا ہے، میں خود بھی چترال گیا، میں نے ان معصوم لوگوں، بیچارے لوگوں کی حالت دیکھی، مجھے بھی ترس آیا ان پہ، میں ریکویسٹ کرتا ہوں فنانس منسٹر سے کہ یہ رقم فوری طور پر، سمری Already ان کو گئی ہوئی ہے، اگر یہ ریلیز کر دیں تو لوگوں کو ریلیف مل جائے گا اور حکومت پوری طرح اس میں ان شاءاللہ سنجیدہ ہے۔ اس کے علاوہ بھی اگر ڈیٹیل میں جاؤں تو جتنی بھی اموات ہوئی ہیں، سترہ افراد اس میں فوت ہوئے ہیں، زخمیوں کی تعداد اٹھارہ میرے پاس ہے، مکانات تباہ شدہ 58 ہیں اور جزوی تقریباً دس ہیں، یہ ضلع شانگلہ کی میں بات کر رہا ہوں، اس کے علاوہ بھی چترال اور ملاکنڈ ڈویژن

میں کافی نقصان ہوا ہے، امدادی اشیاء ٹینٹ وغیرہ جو دیئے گئے ہیں، مجھے اس کی بھی تھوڑی بہت تفصیل دی گئی ہے، سڑکیں، روڈز، آبنوشی سکیمیں، سکولز مکمل تباہ ہیں اور جزوی تباہ شدہ سکولز بھی بارہ سے چودہ، اسی طرح زنانہ سکولز، صحت کے مراکز اس کا سارا تخمینہ لگا کے 537. Something million جس طرح میں عرض کر چکا ہوں، مجھے امید ہے کہ ان شاءاللہ فنانس منسٹر اس کو Seriously لیں گے۔

Madam Deputy Speaker: Finance Minister, can you answer?

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر۔ میرے خیال میں یہ بڑا Serious issue بھی ہے اور Reservations بھی لوگوں کے ہیں، مشکلات بھی ہیں اور واقعی نقصانات بھی ہو چکے ہیں، میرے خیال میں پی ڈی ایم اے کی طرف سے ایک سمری موؤ ہونی چاہیئے اور اس سمری پہ ان شاءاللہ پھر Work out کریں گے سی ایم صاحب اور اس کو ہم On board لیں گے اور میرے خیال میں اس کے غم درد جو بھی لوگ زلزلے اور اس قسم کے سیلاب اور اس قسم کے مصیبت زدہ اور آفت زدہ علاقے ہیں، اس پہ ان شاءاللہ حکومت پہلے بھی تعاون کر چکی ہے اور انہوں نے ذمہ داری لی بھی ہے اور ہم آئندہ بھی Assure کراتے ہیں کہ ہم Available resources کے مطابق اس کا ضرور مداوا کریں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ رشاد خان کو اور ان کو Confidence میں لے لیں دوسرا جن کا کوئسچن تھا یہ سلیم خان کو، ان دونوں کو Confidence میں لے لیں، آپ دونوں ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ تھینک یو۔

جناب محمد رشاد خان: ایک منٹ جی، ایک منٹ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹائم، نماز بالکل قضا ہو رہی ہے، رشاد خان کا ایک منٹ کیلئے آن کر دیں، بس۔

جناب محمد رشاد خان: میڈم! ابھی تک ایک بھی آبنوشی کی سکیم بحال نہیں ہوئی، یہاں پر منسٹر صاحب بتا رہے ہیں میرے خیال سے، میرے خیال سے یا تو حکومت جو ہے اس ایوان کو گمراہ کر رہی ہے یا ڈیپارٹمنٹ نے غلط بیانی دی ہے، ابھی تک تو کسی اس پہ کام شروع ہی نہیں ہوا، جہاں تک روڈز کی بات ہے، روڈ جو ہے این ایچ اے نے کھولا ہے، حکومت کی اس پہ Liabilities ہیں، اب وہ پڑی ہیں اپنی جگہ، ایک بھی گھر کو تاحال معاوضہ نہیں دیا گیا، پٹواری صاحبان سروے کرنے سے انکاری ہیں۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر آپ رشاد خان کے ساتھ بیٹھیں گے اور سلیم خان صاحب کے اور ان کی رپورٹ پھر آپ ان کو، فنانس کو دیں گے، پلیز یہ وہ ہے۔ تھینک یو۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا احتساب کمیشن مجریہ 2016 کا متعارف کرایا جانا

Madam Deputy Speaker: Imtiaz Shahid Quraishi Sahib! Please. Item No. 08, Minister for Law on behalf of honourable Chief Minister, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission (Amendment) Bill, 2016.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Madam Speaker, I, on behalf of the Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission (Amendment) Bill, 2016, in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands introduced and Waqfa for Namaz. Thank you very much.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد محترمہ ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

Madam Deputy Speaker: Item No. 9 and 10: Honourable Minister for Health, to please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Health Foundation Bill, 2016, in the House. Honourable Minister, please.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ہیلتھ فاؤنڈیشن مجریہ 2016 کا زیر غور لایا جانا

Senior Minister for Health: Thank you, Madam Speaker. I intend to move that Khyber Pakhtunkhwa, Health Foundation Bill, 2016 may be taken into consideration at once, please.

Madam Deputy Speaker: Those who in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Amendment in Clause 3 of the Bill: Madam Meraj Humayun, MPA, to please move her amendment in sub-clause (1)

of Clause 3 of the Bill. As Meraj Humayun is not present, so the amendment is dropped and the original sub-clause (1) of Clause 3 stands part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill: First amendment is in sub-clause (1) of Clause 4; Meraj Humayun, to please move the amendment in sub-clause (1) of Clause 4 of the Bill. As again she is not present here, so, the amendment is dropped and the original sub-clause (1) of Clause 4 stands part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill, second amendment in sub-clause (4) 'insertion of paragraph (bb): Meraj Humayun, MPA, to please move her amendment for insertion of paragraph (bb) in sub-clause (4) of Clause 4 of the Bill. As she is not present here, so the amendment is dropped and original sub-clause (4) of the Clause 4 stands part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill, third amendment in sub-clause (4), insertion in paragraph (e): Meraj Humayun, MPA, to please move her amendment for insertion of paragraph (e) in sub-section (4) of Clause 4 of the Bill. As she is not present, so the amendment is dropped and original paragraph (e) of the sub-clause (4) of Clause 4 stands part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill, fourth amendment in sub-clause (4), deletion of paragraph (f): Meraj Humayun, MPA, to please move her amendment for deletion of paragraph (f) in sub-clause (4) of Clause 4 of the Bill. As she is not present here, the amendment is dropped and the original paragraph (f) of the sub-clause (4) of Clause 4 stands part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill, fifth amendment in sub-clause (5) of Clause 4.

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: موؤر خو نشته But دې کلاز سره زه Agree کومه جی، ډیپارټمنټ Agree کوی جی دې سره۔

Madam Deputy Speaker: Sorry?

سینیئر وزیر (صحت): دا جی، Sub clause (5) of Clause 4 دا وائی چې:

In Clause 5, after the word "and", the word "who" may be inserted. So, I agree with it. Ji, please.

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. This amendment is adopted and stands part of the Bill, thank you, Shahram Khan. Amendment in Clause 4 of the Bill, sixth amendment in sub-clause (2) of Clause 4: Sobia, MPA, to please move her amendment in sub-clause (2) of Clause, no sorry, I repeat it, to please move her amendment in sub-clause (2) of Clause 4 of the Bill.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، میڈم سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں گورنمنٹ کو، میڈم! آپ لوگوں کو ایک ریکویسٹ کروں گی کہ یہ ایکٹ جو ہو رہا ہے، اس سے پہلے 2014 میں ایک ایکٹ آچکا ہے، پی پی پی، پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ ایکٹ جس میں Already ہیلتھ کیلئے بھی یہ سارا قانون ہیلتھ کیلئے بھی ہے، میڈم! آپ کو تو اس کے بارے میں زیادہ پتہ ہو گا اور یہ ایک ایکٹ بن رہا ہے اس کے مطابق تو اس ایکٹ کو کمیٹی میں جانا چاہیئے کیونکہ میڈم ہمایون بھی نہیں ہیں اور اس کی امنڈ منٹس ہیں اور میری ہیں تو میں سب سے پہلے میڈم سپیکر! ریکویسٹ کروں گی کہ کمیٹی میں چلا جائے یہ بل۔

Madam Deputy Speaker: You mean all the Bill-----

Ms: Sobia Shahid: Yeh, this Act.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ کی امنڈ منٹس تو الگ طور پر، تو

Why you are concerned about-----

Ms. Sobia Shahid: But she is not here.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ کی تو امنڈ منٹس تو اب آرہی ہیں نا۔

Ms. Sobia Shahid: Yes.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تو آپ امنڈ منٹس پڑھیں اپنی۔

Ms: Sobia Shahid: Okay, when, to move that in the Clause 4, in sub-clause (2) the word "not related than two months" the words "shall notify the Board at the earliest" may be substituted.

Madam Deputy Speaker: Yeh, Shahram Khan.

سینئیر وزیر (صحت): میڈم سپیکر! I do not agree with the amendments جو جو ہیں کیونکہ ہم نے ٹائم لائن دی ہوئی ہے اور اسی ٹائم لائن کے اندر ہی یہ اپنی کارروائی کریں اور اپنا بورڈ اور اپنا Managing جو بھی ہے، وہ ٹائم دیں، At the earliest کا مطلب یہ نہیں کہ وہ تین مہینے بھی ہو سکتا ہے، چار مہینے بھی ہو سکتا ہے، So, the time what ever that is there in the Act, we stick to that. So, please, I request the honourable MPA کہ میرے ساتھ اتفاق کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انہوں نے Explain کر دیا۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میڈم! ہو سکتا ہے دس دن میں بھی، میڈم! ہو سکتا ہے-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ کو نلوٹھا صاحب! کچھ، نلوٹھا صاحب! دیکھیں نا، موؤر بول رہی ہے نا۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ہماری۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثوبیہ! پلیز آپ کہیں، پھر میں آپ کو۔ I will come to back to you.

محترمہ ثوبیہ شاہد: اوکے، میڈم۔اس میں یہ ہے کہ اگر دس دن میں بھی مل جائے ان کو تو اچھی بات ہے، حکومت کو فائدہ ہو گا اور اگر تین مہینے بھی ہو جائیں تو یہ بھی ٹھیک ہے، اس میں Two months کا پیریڈ لگانا ٹھیک نہیں رہے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب! ابھی آپ کہیں، نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ، پہلے بھی ایک ایکٹ آیا ہے اور ابھی یہ جو ایکٹ لا رہے ہیں، یہ ایک دوسرے سے کافی چیزیں متصادم ہیں، اگر یہ سلیکٹ کمیٹی میں بھیج دیں تو وہاں پر موؤر بھی بیٹھ جائے اور جو سلیکٹ کمیٹی آپ تشکیل دیں، منسٹر صاحب کی موجودگی میں، تو میرے خیال کے مطابق اگر اس کے اوپر غور کیا جائے اور سب کی رائے آجائے گی تو بہت بہتر ہو گا اور مؤثر ہو گا۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منور خان، منور خان۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: یہی میڈم! بار بار ہم سپیکر سے بھی یہی کہہ دیتے کہ جو بھی بل لاتے ہیں، یہ لاء ریفارمز کمیٹی کس چیز کیلئے بنی ہے؟ تاکہ وہاں پر اس قسم کے بل یا امنڈ منٹس جو بھی آجائیں، وہاں پر ڈسکس ہو جائیں یا اس قسم کی اور کوئی سلیکٹ کمیٹی ہے، ان کے پاس بھیجا کریں یا یہاں پر Thoroughly کم از کم ڈسکس تو ہو جائے۔اب یہاں پر سارے بیٹھے ہیں، کسی کے نالج میں نہیں ہے کہ یہ کیا ہے؟ اور بار بار یہ میڈم! بل پاس کر رہے ہیں اور کسی کو پتہ نہیں ہوتا اور پھر اور امنڈ منٹس لا رہے ہیں، Kindly میں ریکویسٹ کروں گا، یہ نہیں، Objection نہیں کر رہے ہیں، اعتراض نہیں کر رہے ہیں، For God sake کہ کم از کم یہ جو آپ کے بیٹھے ہوئے لوگ ہیں، ایم پی ایز ہیں، ان کے نالج میں کم از کم یہ چیز آجائے کہ ہم کس چیز کو Yes اور No کر رہے ہیں۔

سینئر وزیر (صحت): پوائنٹ کردوں، میڈم سپیکر۔

Madam Deputy Speaker: Yes, yes, Shahram Khan, please

جناب سردار حسین: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شهرام! پلیز تا سو ته راځم۔

سینئر وزیر (صحت): بابک صاحب! پلیز، پلیز۔ ستاسو دغه دے۔ جی دا Bill پینځه شپږ میاشتې اوشوې چې راغلے دے په اسمبلۍ کښې دے، ټول آنریبل ممبرز ته د هغې دغه شوی دی۔ دا دوئ چې پکښې امنډمنټس راوړی دی، په دې ټول ټائم لیډرلے دے جی، سیلکټ کمیټۍ ته، چې چا کتلی دی، چا پکښې څه امنډمنټ راوړولو، Already پکښې راوړی دی، اوس شپږ میاشتې پس بیا سیلکټ کمیټۍ ته So my request to all the honourable Members is او بل دا دی چې دا PP Act ځان له دے، Health Foundation Act is totally different، ګورنمنټ به چرې هم دا کار نه کوی چې یو بل سره تصادم وی، Although دا Different دے د هیلتھ د پاره، Health Foundation Act is a totally different Bill, that is for the Heath Department only, so هغې کښې هغه ټول څیزونه Cover کیږی So I request the honorable MPA Sahiba to agree with and all the Members, جو ہمارے معزز بھائی ہیں، بہنیں جتنی بھی ہیں کہ اس کو آگے لے جاکر جائیں، پلیز۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب څه اووئیل، Let him say

جناب سردار حسین: شکریہ میڈم سپیکر۔ یہ جس طرح منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں، منور خان صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے، ہم بھی اسی سے اتفاق اسلئے کرتے ہیں کہ Health Foundation in Private Public Partnership، یہ جو گورنمنٹ کی Initiative ہے، شاید منسٹر صاحب مجھ سے اختلاف نہ کرلیں، اسی وجہ سے کہ ہم نے قوانین بنانے ہیں، منور خان صاحب نے بڑی ٹھیک بات کہی ہے کہ وضاحت ہونی چاہیئے، چھ مہینے پہلے بھی اسی طریقہ کار کے تحت جو بل پاس ہوئے، آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ اخبارات میں اشتہارات آرہے ہیں، ہیلتھ فاؤنڈیشن کے حوالے سے کہ بی ایچ یوز جتنے ہیں، آر ایچ سیز

جتنی ہیں، وہ ٹینڈر ہو رہے ہیں، یہ بورڈ آف گورنرز کو جب ہم دیکھتے ہیں یا مینجنگ ڈائریکٹر کو جب ہم دیکھتے ہیں، ہمیں حکومت کی نیت پر کوئی شک نہیں لیکن یہ معاملہ اور خیبر بینک والا معاملہ کوئی جدا نہیں ہے اور ساتھ ساتھ انرجی اینڈ پاور، انرجی پاور، یعنی یہ تو سوشل سیکٹر ہے، اب میرے خیال میں ہم اگر اختلاف کر بھی لیں تو بھی آپ لوگوں کی عددی اکثریت یہاں پر موجود ہے لیکن بہتر طریقہ یہی ہے کہ اس کی سٹینڈنگ کمیٹی موجود ہے اور اگر آپ میڈم سپیکر! مناسب سمجھیں اس کیلئے ایک سیلکٹ کمیٹی بنائیں، سیلکٹ کمیٹی بنائیں، اسی میں چلے جائیں گے، یہ جو ہم ممبران کی تعداد دیکھ رہے ہیں، یہ تو ایسا لگ رہا ہے کہ جو ہیلتھ ہے، سوشل سیکٹر ہے، یہ تو سارا جا کر پرائیویٹ ہاتھوں میں چلا جائے گا اور پھر ہمیں معلوم نہیں کہ یہ کس مقصد کیلئے ہو رہا ہے، یعنی گورننس کے حوالے سے، ہیلتھ اور ایجوکیشن بھی، اگر ہم ٹھیکے پر دینے لگیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ کسی بھی گورنمنٹ کے گورننس پر سوالیہ نشان ہے، لہذا اس چیز پر Threat دیں ڈسکشن کیلئے یا اگر منسٹر صاحب وضاحت فرمادیں گے، شق بائی شق اس کی وضاحت کر دیں تو میرے خیال میں سارے ہاؤس کے ممبران جو ہیں On board ہو جائیں گے لیکن بہتر طریقہ یہی ہے، بہتر طریقہ ہے یہ پی پی پی کی شکل میں ہیلتھ فاؤنڈیشن کی شکل میں یہ تو تمام ہسپتال جا کر پرائیویٹ سیکٹر میں جا رہے ہیں، میں اسی ڈیٹیل میں اگر جاؤں گا تو پھر میرے وزراء صاحبان خفا ہوں گے، لہذا میں اسی پر ختم کرتا ہوں اور یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر اسی امنڈ منٹس کو ہم نے پاس کرنا ہے یا فیل کرنا ہے، آج کرنا ہے، دس دن کے بعد کر لیتے ہیں، پندرہ دن کے بعد کر لیتے ہیں اور اس پر کوئی ایمرجنسی نہیں ہے، کوئی ایمرجنسی نہیں ہے، اگر ہم سارے اس پر مل بیٹھ کر، میرے خیال میں ڈسکشن کر لیں تو زیادہ موزوں رہے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شہرام۔

سینیئر وزیر (صحت): جی، بابک صاحب نے بات کی، میں دو چیزیں کلیئر کر دوں، ایک تو یہ ہے کہ اگر پانچ چھ مہینے میں یا سات مہینے میں میرے آنریبل جتنے بھی ممبرز ہیں، اس ہاؤس کے، Irrespective of that کہ اپوزیشن ہے، حکومت ہے، کیونکہ اس میں ایک معراج ہمایون بی بی ہے جو کہ حکومت کی سائڈ پر ہے، ثوبیہ بی بی جو اپوزیشن کی سائڈ پر ہے، دونوں نے امنڈ منٹس کیں، اگر آنریبل ممبرز اس کو پڑھ لیتے، اس میں اپنا Interest show کر لیتے اور اس میں امنڈ منٹس لے آتے یا اگر ڈسکشن کی ضرورت ہوتی، کہہ

دیتے تو ٹھیک ہوتا، اب چھ سات مہینے بعد آج پھر سیلکٹ کی بات، تو حکومت کو، ایک تو یہ ہے کہ کوئی چیز کہیں پر نہیں جارہی ہے، ہر چیز اپنی جگہ پر ہے، پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کا جو Concept ہے، یہ ہسپتالوں میں جو Diagnostic services ہیں، سی ٹی سکین ہو گیا، ایم آر آئی ہو گیا باقی چیزیں، وہ بھی پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تھرو بہتر سروسز کیلئے، جتنے بھی ممبرز ہیں وہ کہتے ہیں، ہاسپٹلز میں لگائے جاتے ہیں جو بہتر طریقے سے فنکشن کرتے ہیں یا باقی جو Activities ہوتی ہیں تو I request every one and Madam Speaker! اس کو آج ہی کلیئر کرنا ہے، آنریبل ایم پی اے صاحبہ جو ہیں، اگر وہ میرے ساتھ Agree ہیں تو Fair enough, otherwise ان کی امنڈمنٹس کو میں سپورٹ نہیں کرتا، تو ووٹنگ پر چلے جاتے ہیں۔

جناب سردار حسین: یہ ہاؤس کی پراپرٹی ہے، مجھے ایک منٹ ضرور دیں، دیکھیں میں نے وضاحت کی کہ ہمیں حکومت کی نیت پر شک نہیں ہے لیکن میں ایک مثال دینا چاہتا ہوں کہ حکومت احتساب کمیشن میں آرڈیننس لے آئے، اسی آرڈیننس کو دو تاریخ کو دوبارہ Withdraw کر دیا تو میں یہی کہتا ہوں، Holistically کہ جو طریقہ کار ہے، جو طریقہ واردات ہے، قانون سازی کا، وہ مناسب نہیں ہے۔ اب کس کس چیز کی یہ لوگ وضاحت کریں گے، لہذا میں ریکویسٹ کرتا ہوں، میں منسٹر ہیلتھ سے یہی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ بہتر یہی ہے کہ ہم اس پر بیٹھ جائیں گے، اچھی Suggestions آجائیں گی، یہ سارے ممبران جو ہیں، وہ آگاہ ہو جائیں گے اور میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اتنی بڑی ایمرجنسی ہے، اتنی بڑی ایمرجنسی اور یہ ہماری اسمبلی کی کارروائی پہ سوالیہ نشان ضرور ہو گا یالاء کے سٹوڈنٹس بیٹھیں ہیں، یہاں پہ بڑے بڑے آفیسرز بیٹھیں ہیں، یعنی یہ جو تین سال سے ایک پریکٹس چلا آتا رہا ہے تین سال سے، یہاں پہ قوانین پاس ہوتے ہیں، ایک ہفتے کے بعد دوبارہ ان میں ترامیم آجاتے ہیں، میں اسی خاطر کہتا ہوں کہ ان چیزوں پہ ذرا بیٹھنا چاہیئے، اس کو ڈسکس کرنا چاہیئے، اس کو سول سوسائٹی کے سامنے اوپن کرنا چاہیئے، میڈیا کے سامنے اوپن کرنا چاہیئے، قوانین تو ہم سارے صوبے کیلئے بنارہے ہیں اور مجھے نہیں پتہ کہ ان لوگوں کو اتنی جلدی کیا ہے؟ تو لہذا میں ریکویسٹ دوبارہ کرتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شہرام خان، سوری، شاہ فرمان خان!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ کو تو ٹائم مل گیا، اب شاہ صاحب، شاہ فرمان! پریبردہ بیا خفا کیبری چی ورکړو تائم، خہCarry on۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! ہم بالکل منسٹر صاحب، ہم سپیکر صاحبہ! حکومت کی بالخصوص قانون سازی میں مدد کرنا چاہتے ہیں۔ ہم کوئی رکاوٹ حکومت کے آگے نہیں ڈالنا چاہتے ہیں، نہ ہی منسٹر صاحب! کوئی اپنی ذات کیلئے یہ بل لائے ہیں لیکن صوبے کے عوام کیلئے یہاں پہ ہم کوئی قانون پاس کرتے ہیں تو پورے صوبے کے عوام کیلئے کرتے ہیں اور جلدی میں ایسی چیزیں جس طرح بابک صاحب نے کہا، دو تین دفعہ اس طرح کے Incidents ہوئے کہ خود حکومت کو ان چیزوں میں بعد میں دوبارہ امنڈ منٹس لانا پڑیں، تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ بالکل بل پاس کرلیں گے لیکن سیلکٹ کمیٹی میں چلا جائے، وہاں پہ سب کی مشاورت اور رائے آجائے، پھر اس کے بعد جو بھی فیصلہ۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان خان!

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکریہ میڈم سپیکر۔ میں ہاؤس سے یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ ایک اس حکومت پر Especifically eighteenth amendment کے بعد جو Concurrent list ختم ہوئی اور صرف فیڈرل رہ گئی اور باقی جو صوبوں کے پاس اختیار آگیا تو اس کیلئے قانون سازی ضروری تھی اور ضروری ہے، تو ایک تو ہم نے ریکارڈ قانون سازی کی، دوسرا، نلوٹھا صاحب نے کہا ہے کہ ہم مدد کرنا چاہتے ہیں، یہ واقعی میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی بہت زیادہ Twenty four hours sleepless ہیں، کوئی دو گھنٹے نیند کر رہے ہیں، باقی کام کر رہے ہیں لیکن جو اپوزیشن کے آنریبل ممبرز ہیں، اگر نلوٹھا صاحب نے جو بات کہی ہے، وہ یہ کہ بالکل یہ اس میں مدد کریں لیکن یہ کہاں کی مدد ہے کہ ایک بل ٹیبل ہو گیا ہے، 18th amendment کے نتیجے میں اس اسمبلی کے اوپر ایک بھاری ذمہ داری ہے کہ وہ ساری قانون سازی پوری کی جائے جو اختیارات ملے ہیں صوبے کو تبھی یہ صوبہ بااختیار ہوگا، تو ایک طرف تو لیجسلیشن کا ایک انبار ہے میڈم سپیکر! اور دوسری طرف پانچ چھ مہینے ایک بل پڑا رہتا ہے، ٹیبل ہوا ہوتا ہے اور اس کے اوپر اس وقت دھیان آجاتا ہے ان آنریبل ممبرز کو، جب پاس کرلیتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ میں تو آنریبل

ہیلتھ منسٹر صاحب کو کہ اتنی ضروری لیجسلیشن پانچ چھ مہینے بھی لیٹ نہیں کرنی چاہیئے، تو یہ Under the circumstances پہلی دفعہ اس گورنمنٹ کے اوپر 18th amendment کے بعد سے جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے تو جو لیجسلیشن کا پریشر ہے، وہ بھی آپ سمجھیں جو لیجسلیشن کی ذمہ داری ہے جو اس حکومت نے اس ہاؤس نے پوری کرنی ہے، وہ بھی آپ سمجھیں، حکومت کے اوپر حکومت چلانے کی بھی ذمہ داری ہوتی ہے، لہذا اپوزیشن ممبران کو لیجسلیشن میں Help کرنا ہوتی ہے لیکن اگر ایک بل کے اوپر میڈم سپیکر! چھ سات مہینے بھی اگر کوئی Response نہ دے اور آج بحث برائے بحث ہو، تو اسلئے میری یہ ریکویسٹ ہے کہ بغیر کسی Delay کے Put it to vote میڈم سپیکر! کیونکہ حکومت نے اپنی ذمہ داری پوری کرنی ہے، یہ ہمارے اوپر ایک ذمہ داری ہے اور ہم اگر اس کو Delay کریں گے، ایک بابک صاحب نے بات کی، یہ چونکہ احتساب کمیشن پہلی دفعہ قانون بنا، یہ کوئی قانون کے اندر امنڈمنٹ نہیں تھی، پہلی دفعہ ایک قانون آیا، اس قانون کو، جو بھی قانون آپ Constitutional history of the world پڑھ لیں، جو بھی قانون پہلی دفعہ Implement ہوتا ہے، وہ اس کے اندر کوئی چیزیں نظر آجاتی ہیں لیکن چونکہ اس قانون کے اندر Conflict of interest کا بھی عنصر ہے کیونکہ اس قانون کے تحت اسمبلی ممبران اور منسٹرز کے خلاف ایکشن بھی لیا جاسکتا ہے، لہذا اس کے اوپر ہم نے جو Deliberation اور جو وعدہ کیا تھا کہ بل آئے گا، آرڈی ننس صرف Continuity تھا، بل آئے گا، آج بل آگیا، اس کے اوپر ہم اپوزیشن سے، سارے ممبران سے Written response لیں گے اور ان کی مشاورت سے ان شاءاللہ بات کریں گے لیکن میڈم سپیکر! میری یہ ریکویسٹ ہے کہ بحث کئے بغیر چونکہ ہیلتھ، ایجوکیشن وہ پرائمری سیکٹرز ہیں جن کو حکومت Ignore نہیں کر سکتی ہے، I want this to put it to vote.

Madam Deputy Speaker: Yeh, my legal experts are telling me that technical point is under rule 82, motion for consideration has been carried; now it can not be referred to Select Committee, rule 83 is very much clear but even then Shahram! If you want to put it for voting, you can.

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین نے جناب سردار حسین بابک، جناب اورنگزیب نلوٹھا اور جناب رشاد خان نے کورم کی نشاندہی کی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کورم، اوکے، کاؤنٹ ڈاؤن پلیز، کاؤنٹ کریں کورم کو، یہ کورم تو کمپلیٹ نہیں ہے، کچھ تو ابھی گئے ہیں We have seen them but anyway, this is their right.

جناب مشتاق احمد غنی: میڈم سپیکر! دومنٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں، ہو سکتا ہے کورم پورا ہو جائے۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Bell بجائی جائے۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں Bell، یہ گھنٹی، For two minutes, bell ذرا کریں، بالکل Bell دو منٹس کیلئے Bell بجائیں ذرا۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Madam Deputy Speaker: The Quorum is incomplete, 29 people are here, so I am going to read the order.

(Pandemonium)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، مشتاق غنی! مشتاق غنی کا مائیک آن کر دیں۔

(شور)

Madam Deputy Speaker: Okay, my legal experts are telling me that the quorum is not complete, so:

"In exercise of the power conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Iqbal Jhagra, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall stand prorogued on Friday, 6th May 2016 after conclusion of its business fixed for the day, till such date as may hereafter be fixed". Thank you.

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)